دیباچہ

حسب انتظام کلیۃ الفنجاب میٹریکولیشن ایگزامینیشن میں انگریزی اور ریاضی کے علاوہ تیسرے لازمی مضمون کیلئے اختیار رعائت ہے۔ جس زمرہ میں السنۂ فروعی شامل ہیں۔ ازانجملہ فارسی بھی ہے۔ اس میں معمولاً دو پیپر ہوتے ہیں:۔

اوّل فارسی زبان کے ایک مجوّزہ نصاب وانتخاب نظم ونثر کو پڑھنا سمجھنا اور اُس کے مضامین و مفاہیم کو ورنیکلر زبان میں سمجھانا اور بیان کرنا۔ اِسماً یہ پیپر بی کہلاتا ہے۔

دُوم فارسی زبان کے قواعد (اصول ہجا۔ اِملا۔ صرف۔ نحو) پر دسترس ہونا اور ورنیکلر زبان کے خیالات وعبارات کو فارسی زبان میں ترجمہ کرنا۔ یہ پیپر اے کہلاتا ہے۔

بادی النظر میں تو پیپر بی نسبتاً مفرد اور سادہ معلوم ہوتا ہے لیکن اُمیدواران ومتعلقان پر روشن ہوگا۔ کہ فی الحقیقت نصاب کے طویل ومدید انتخابات وبیانات کے عبور ومرور میں کیا کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ مثلاً:۔

لغات وعبارات ادق ومغلق کی ترتیل وتسہیل۔ اشارات و کنایات کی تحویل وتاویل۔ دقائق وحقائق لفظی ومعنوی کی تشریح وتصریح اصطلاحات وتلمیحات کی تفریع وتوضیح۔ نثرا وشعرا کے حالات و

سوانحِ حیات ...... علیٰ ہٰذا القیاس نصاب ادب سرتا پاگوناگوں اشکال و اِشغال کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس پر امیدوار کا کما ینبغی حاوی ہونا لامحالہ محال سا ہوتا ہے۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ زبان سے اتفاقاً یا مجبوراً کمتر واسطہ رہا ہو۔

تو لازم ہُوا کہ اُمیدوار اپنی توجہ کو پیپر آے کی جانب غیر معمول طور پر مبذول کرے۔ اور کامیاب ہونے کی توقع اُسی سے رکھے۔ جو مقابلتاً اہم وطائم بھی ہوتا ہے۔ اور اس میں مہارت و مزاولت پیدا کرنا بھی بہت کچھ اُمیدوار کے قبضۂ اختیار میں ہوتا ہے۔

مگر اس کے حصۂ ترجمہ "جو قریب نصف پیپر کے ہوتا ہے" کیلئے کُتب درسیہ و مشقیہ کی نہایت قلت ہے۔ اس لئے اِس صِنفِ مضمون کے لئے عُشر عشیر مہارت بھی پیدا نہیں کی جاتی۔ فقط گاہ بگاہ چند سطورِ سادہ کی ترجمانی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ حالانکہ پیپر میں حصۂ ترجمہ کی زبان کا پیرایہ سال بسال تفاوت پذیر ہوا جا رہا ہے۔ کبھی تاریخ و فسانہ کا رنگ کبھی روزمرہ و محاورہ کا ڈھنگ۔ ترجمہ کیا ہوتا ہے ایک گورکھ دھندا اور ٹیڑھی کھیر کا سا مسئلہ ہوتا ہے۔

اور قواعد فارسی کے سوالات تو آئے دن اور رگے اور اور رسائل قواعد سے بالکل متجاوز و متباین ہوتے جا رہے ہیں۔ تین تین سو صفحات کی متداولہ گرامریں بالائے طاق ہی رہتی ہیں۔ اور پرچہ مکمل ہو جاتا ہے۔ سوالات زیادہ تر رسمی۔ رواجی و عملی ہوتے ہیں جو تسوید و انشا پر مشتمل ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً :-

تصحیح اغلاط۔ تکمیلِ عبارت۔ ارتباطِ فقرات۔ انتشارِ جملات۔ استعمالِ سوابق و لواحق۔ تراکیب مطولہ و مرکبہ۔ اشتقاق الالفاظ وغیرہ وغیرہ جن امور کا قواعدِ زبان کی مروجہ کتب میں شاذ و نادر ذکر ہے۔ کیا

مقامِ تعجب ہے کہ وہ تو جوں کی توں پڑی رہیں۔ اور اُمیدوار امتحان میں چلے جائیں۔ لکھنے بیٹھ جائیں۔ مگر سوالات کے جواب کہاں سے پائیں سوائے چند ترکیبوں اور ترجموں کے کچھ اور زیرِ مشق رہا ہو تو اُسے سامنے لائیں۔ سوالات کو دیکھ دیکھ حیران و انگشت بدنداں ہو رہے ہیں۔

یہ ہیں حالات اور وجوہات جن کی بنا پر نسخۂ معیارِ فارسی آپ تک پہنچایا گیا۔ غالباً یہ عصیر اسم بامسمّیٰ ثابت ہوگا۔ اور اُمیدواران و متعلقان کے لئے کاملاً نصیر و مشیر رہیگا۔ اُمیدوار نے اگر اپنی قابلیت فارسیت کے زر کو اس کسوٹی پر گھسایا اور چمکایا تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ صرافتِ امتحان کے سامنے کما حقہٗ سُرخرو اور فائز المرام نہ ہو۔

(بخشی)

خصائص المعیار

۱- یہ دس پرچوں پر مشتمل ہے۔
۲- ہر ایک پرچہ مقدار میں قریباً تگنا ہے۔
۳- ہر ایک سوال اپنی قسم کے مشکل ترین سوالات سے ہے۔
۴- سوالات کی شکل و شباہت نہایت خوشنما ہے۔
۵- سوالات سرتاپا تازہ بتازہ ہیں۔ کہیں تکرار نہیں۔
۶- ہر ایک پرچہ حامل جملۂ اصنافِ امتحانِ زبان ہے۔
۷- گرامر کی رو سے قریب قریب تمام قواعدِ معروفہ کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔
۸- اَسولہ انشائیہ و جدیدہ کو نہایت کاوش و کوشش سے مُہیّا کیا گیا ہے۔
۹- اشعار تراکیب معناً عجیب ہیں اور لفظاً مفید النحو۔
۱۰- عباراتِ تراجم آغاز تا انجام برابر متنوعہ ہیں۔ مُشتے نمونہ از ہر خروارِ زبان موجود ہے۔
۱۱- ہر ایک سوال بے مُبالغہ مصداقِ ذیل ہے ؎

ہر سخن نقطے و ہر لفظ مقالے دارد　　ہر ادا نازے و ہر ناز کمالے دارد

(بخشی)

۱۲- جوابات حتے الامکان نہایت تحقیق نظری و تعمیق غوری سے لکھے گئے ہیں عند الاحوال ان کے اجمال و تفصیل کا بھی پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔
۱۳- طرزِ بیان کہیں کہیں دقت لئے ہے۔ جس کیلئے قلم سرِ تسلیم خم ہے۔
۱۴- حل تراکیب النحو میں السنہ شرقیہ کی سی طرز ہے خواہ مخواہ تقلید انگلشیہ نہیں کی گئی۔
۱۵- ترجمہ میں معیار امیدواران امتحان ہی مطمحِ نظر و قصب السبق ہے۔ اور یہی مفید و مُستند رہیگا۔ بلاغت نظر انداز ہے ❊

سوالات

Paper I.

I. (a) What are حروفِ علّت and حروفِ صحیح ? State why are they so called.

(b) What kind of واو is in :—
خود - خواہ - طور - جور - زور

II. State how intransitive verbs are changed into their transitive form. Also change the following verbs into their transitive form :—
بخندند - رسیدہ باشد - مے ترسد

III. (a) Illustrate the difference between the meanings of :—
(i) گزیدن - چیدن (ii) افگندن - انداختن (iii) گاندن - روییدن

(b) Derive imperative moods from the above six infinitives

IV. (a) Give the situations for the use of خود and state the difference between
خویشتن - خویش - خود۔

(b) Form proper adjectives from :—
کرانہ - بدخشان - حق - مولا - غزنی - طے - دیر - دہ

V. (a) Give two meanings of each of the following words :—
مفتی باش - آب پاشی - کاشمیری - دستگیری - چشمہ - نوشہ - اوقات - برات

(b) Give the singular or the plural (Arabic) as the case may be. of the following :—

طَبَق - طُرُق - اُسلُوب عُیُوب - فرمان - ادیان - اِمام - عِظام

VI. (*a*) Form adjectives from :—

مادّہ - خندہ - حیلہ - ہندسہ - قوال - عُرفان - ریاست - ضمانت

(*b*) Give the opposite gender of —

ناقہ - جُرہ - مادیان - سُلطان - عروس - خروس - دوشیزہ - بندہ

VII. (*a*) Combine the following simple sentences into one complex sentence :—

مختصر این است - از آغاز محاصرہ شانزدہ رُوز گذشتہ بُود - تاریخ بستم ماہِ محرم بود - وقت شب بود - نقبہا را آتش زدند - فی الفور ابرِ سیاہ از دود برخاست - برقِ آتش تا چوبہا رسید - چوبہا در زیر ابنیہ ستون کردہ بود - چوبہا یکبارگی آواز نمود - آواز رعد آسا بر آمد - آواز جگر شگاف بود - دیوارہا یک دفعہ اُفتاد -

(*b*) Turn the following speech into its indirect form :—

حیدر بیگ "جانِ من! دَورت بگردم - دردت بجانم - پائے ترا مے بوسم - قربانت مے روم - دو ہفتہ مہلت مے گیرم - صبر کُن - واللہ! بعد ازین عرُوسی کردہ میبرمت - خاطرت جمع باشد عروسی این بردنت از برام ز مرگ بتر است - پیش پدر و مادر مرا خجالت نگذار"

VIII (*a*) Analyse according to persian grammar, the following verse :—

اے مستِ ناز آئی اگر بر مزارِ ما　　آہستہ برگِ گل بفشان بر مزارِ ما

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

IX Translate into Persian :—

(ھ) ایک جوان نے ایک سادھو سے تین سوال کئے۔ پہلا یہ کہ "کیوں کہا جاتا ہے خدا ہر جگہ موجود ہے؟ مجھے دکھایئے خدا کہاں ہے؛ دوسرا یہ۔ کہ "انسان کو جرموں کی سزا منی کیوں بتائی جاتی ہے؛ جو کرتا ہے وہ تو اُس کی تقدیر میں لکھا گیا ہے۔ یعنی خدا کی مرضی کے بغیر تو وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ اگر کر سکتا تو ہر کام اپنے بھلے کا کرتا" تیسرا یہ کہ "کیونکر خدا شیطان کو جہنم کی آگ میں مبتلا کر سکتا ہے؛ کیونکہ شیطان تو آگ کے عنصر سے بنایا گیا ہے۔ آگ اپنے آپ کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟" سادھو نے مٹی کا ایک ڈھیلا اُٹھا کر اُس کے سر پر دے مارا۔ جوان نے جا کر نالش کر دی۔ اور واقعہ کو بیان کیا۔ سادھو طلب کیا گیا۔ عدالت نے دریافت کیا۔ کہ اُس نے بجائے جواب دینے کے ڈھیلا کیوں مارا؛ تو سادھو نے جواب دیا۔ کہ "ڈھیلا ہی تو اِس کے سوالوں کا جواب تھا۔ یہ کہہ رہا ہے۔ کہ اس کے سر میں درد ہے۔ اسے چاہیئے کہ مجھے درد دکھائے تو میں اسے خدا دکھاؤنگا۔ اِس نے حضور کے پاس نالش کیوں کی؟ میں نے تو جو کچھ کیا خدا کی مرضی کے مطابق کیا۔ مجھے اختیار ہی کیا ہے۔ یہ تو خدا کا فعل ہے۔ اور یہ تو مٹی کا بنا ہوا ہے۔ اسے مٹی کے ڈھیلے سے کیا تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ مٹی مٹی کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟" جوان لنگرا جواب ہو گیا۔ اور جج صاحب مسکرائے۔

(و) ایک شخص جنگل میں جا رہا ہے۔ کسی گوشہ سے ایک مہیب شیر ڈکارتا اور گرجتا ہوا نکلتا ہے۔ اس کی پُر رعب گونج۔ بھیانک صورت اور غضبناک آنکھوں نے اس شخص کو لرزا دیا۔ یہ شخص کسی کے سامنے شیر کا حلیہ در ہیئت و صورت جن مؤثر الفاظ میں بیان کریگا وہ بیان فنِ شاعری کہلائیگا۔ مگر علم الحیوانات کا ایک عالِم شیر کے عضو و جزو کو علمی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور پھر علمی پیرائے میں کسی مجمع کے سامنے شیر پر لکچر دیتا ہے اس کا بیان فنِ تاریخ کہلائے گا۔

(e) سُورج چمکتا ہے۔ بادل گرجتا ہے۔ مینہ برستا ہے۔ ہوا چلتی ہے۔ خاک اُڑتی ہے۔ پانی بہتا ہے۔ دُھواں اُٹھتا ہے۔ بجلی کڑکتی ہے۔

Paper 2.

I. (a) Distinguish clearly between :—

(i) الف مقصورہ and الف ممدودہ (ii) واوِ معروف and واوِ مجہول

(iii) سکون and وقف

(b) Explain fully what is meant by the following terms :—

اِشتقاقُ الافعال۔ اضافتِ مقلوب۔ ضمیرِ قبلُ الذکر۔ مفعول مالم یُسم فاعلہٗ۔

II. (a) Derive second person, plural number and passive voice of present perfect tense and past imperfect tense from :—

گردیدن۔ رُستن

(b) State the rules of changing active voice into its passive voice.

III. (a) Form-adjectives from :—

مولا۔ صفرا۔ قیاس۔ پیاس۔ عزت۔ حرمت۔ نر۔ زر

(b) Give Arabic plurals of :—

کتاب۔ حساب۔ اسیر۔ ضمیر۔ حالہ۔ مسئلہ۔ غنیمت۔ طبعیت۔

(a) Show the two meanings of each of the following words :—

آرام۔ بادام۔ زار۔ خار۔ تن۔ زن۔ نمک۔ گزک۔

(*b*) Write down the gender of the following nouns giving their opposite gender :—

مادر۔ برادر۔ پرستار۔ شہریار۔ زوجہ۔ خواجہ۔ اُستاد۔ داماد۔

V. (*a*) What are the kinds of dependent or incomplete phrase. Illustrate your answer by means of examples.

(*b*) Give examples of :—

الفِ قابلیت۔ ہائے معیّت۔ ہائے مشابہت۔ یائے نسبت۔

VI. (*a*) Insert the appropriate words in the spaces left blank :—

روستائے پسررا . . . . . مُلّائے سپرد و گفت . . . . . ہر علمے
. . . . . تعلیم دہ۔ چوں سالے . . . . . پسر در اکثرِ . . . . . سوادکے
. . . . . کرد۔ دہقان روزے . . . . . چہ مے خوانی؟ . . . . . بعضے
. . . . . عُلوم . . . . . نام بُرد . . . . . دریں ہا . . . . . ہم
رسانیدہ ام۔ باز . . . . . مُلّاَیت علمِ عربی . . . . . تعلیم . . . . .
گفت۔ بلے ۔

(*b*) Correct the following sentences giving reasons in each :—

(i) اے صبا برگانِ غنچہ پارا آہستہ نہ۔

(ii) پست دانہائے مروارید بہ من رسیدند۔

(iii) ایشاں ہمہ پندہا و نصائح ہا انہا در مہربانہ خود یاد است۔

(iv) بیشترِ جانوراں بار بردار خرا لیستند۔

(v) چقدر؟ انداز؟ دولیست صد سپاہاں بُود۔ (vi) دہ عدد سلات مے فرستم۔

VII. (*a*) **Analyse the following verse :—**

اے بلبل اگر نالی من با تو ہم آوازم   تو عشق گلے داری و من عشق گل اندامے

(*b*) **Parse the overlined words in the above verse.**

VIII. Translate into persian :—

(a) شیکسپیر کی طرح کالیداس نے بھی اپنے ڈراموں کے پلاٹ اختراع نہیں کئے۔ بلکہ پرانی روائتوں سے اخذ کئے۔ مگر اُن میں وہ رنگینیِ خیالات اور لطافتِ جذبات بھر دی ہے کہ قصے بالکل اچھوتے ہو گئے ہیں۔ رموزِ الفت کے بیان کرنے میں کالیداس کو یدِ طولےٰ حاصل تھا۔ اِس رنگ میں کوئی دوسرا سنسکرت شاعر تابِ مقابلہ نہیں لا سکتا۔ اس کی حسن پرست نگاہ صرف انسانی جذبات پر محدود نہ تھی۔ بلکہ پھل۔ پھول۔ بیل۔ بوٹے۔ چرند۔ پرند۔ غرض سارا نیچر اُس کے لئے حسن و جذبات سے معمور تھا۔ اور ایسا دلکش کہ جس کا بیان فقط اُسی فطرت نگار سے ہی ممکن ہے۔ یہی سبب ہے کہ سارا یورپ کالی داس کا مداح ہے۔

(b) یہ تنہائی کی رات مجھے ستاتی ہے۔ یہ آراستہ مگر اکیلا مکان دل میں چٹکیاں لیتا ہے۔ یہ پھولوں کے گلدستے جنگلی کانٹوں کی طرح پائے تخیل میں چبھتے ہیں۔ ستاروں کو دیکھ۔ آسمان پر بیٹھے میری ہنسی اُڑاتے ہیں۔ ہوا کے جھونکوں کو روک کہ مجھ مہجور کو چھیڑنے سے باز رہے۔ یہ آگ تُو نے بھڑکائی ہے۔ اس لئے میری تجھ سے دُہائی ہے۔ دیکھ آنکھیں نہیں مانتیں۔ پلکوں کو آنسوؤں میں ڈبوتی ہیں۔ رُخساروں پر سیلاب بہاتی ہیں۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ دم گھٹا جاتا ہے۔ بھوک پیاس دُور چین سُکھ کافور۔ ایشور! ایسی حالت میں تجھے نہ پکاروں کو کسے دھیاؤں

اور بُلاؤں۔

(c) (i) برسات آگئی۔ گرمی گذر چلی۔ ہوا میں وہ تپش نہیں رہی۔

(ii) امید کہ وہ وعدہ پورا کرینگے۔ بھول گئے ہیں تو پھر سے یاد کرادوں۔

(iii) آیئے تشریف لایئے۔ مدت سے راہ دیکھ رہے تھے۔ سُنائیے خیریت ہے؟

(iv) جناب! وقت ہوگیا۔ گذر گیا۔ یہ کسی کی انتظار نہیں کرتا۔ آپ چاہیں یا نہ چاہیں۔ مگر لکھنا بند کردیں۔ معاف رکھیں۔ لو رخصت!

Paper 3.

I. (a) What different meanings do the compound words formed by combination of اِسم and امر denote. Examplify your answer.

(b) How should آں اسم اِشارہ be distinguished from آں اِسم ضمیر Explain it with examples.

II. (a) Name the various kinds of مصدر Give examples in each case. Do you know what is the recognition of مصدر

(b) State how past perfect tense of the verb is formed from the infinitives. Give its full conjugation from the infinitive:-

آمادہ شُدن

III. (*a*) Discriminate clearly between :—

(*i*) اِسمِ فاعل - فاعل and صفتِ مُشبّہ

(*ii*) فعلِ حال - حال and اِسمِ حالیہ

(*b*) State and illustrate when common noun becomes proper noun (نکرۂ مُخصّصہ)

IV (*a*) Give abstract nouns of —
حاذِق - فائِق - کامِل - شامِل - مُعطّے - مُربّے - ضعیف - نحیف -

(*b*) Write down diminutives of :—
مرد - درد - قرض - فرش - کاسہ - چرخہ - اشک - مشک -

V (*a*) Point out the number of the following nouns, giving the opposite number of each :—
بذر - دُرر - شقائق - دقائق - عُروس - فلوس - مسئلہ - اشولہ -

(*b*) What do the following suffixes denote? Give examples of words which contain them with their meanings :-
فام - دار - ناک - ور - سار - انہ

VI. (*a*) Combine the following simple sentences into a single one :—

احمد داشت پسرے - نام پسرش اشرف بُود - احمد او را چہار آنہ داد - احمد او را بازار فرستاد - اشرف بازار رفت - او رسید بر دُکانِ برف - او بہ چہار آنہ برف خرید - برف دو سیر یافت - او برف را بپارچہ بپیچید - او با برف بخانہ اش باز گشت -

(*b*) Turn the following speech into its direct form :—

حاجی بابا بیان فرمایدکه آخر او به عقلش مشورت آغازید که بعد شکستن کمر
او را چه باید کرد- چنانچه خواست که لوطی شود و خرس و میمون بخرد- مگر مے
دید که تعلیم خرس و میمون خیلے زحمت مے داشت- و لوطی گری هم پیشهٔ
بخیل و بے حیا باشد- باز خواست که فال گیر شود- لیکن چون دید که فال گیر
و رمال در مشهد از سگ بیشتر است- ازاں هم در گذشت-

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

دلم بردی و دلداری نه کردی
غمم دادی و غمخواری نه کردی

(*b*) Parse the overlined words in the verse.

IX. Translate into persian :—

یہی حال پانی کا ہے- یعنی جہاں ذرا سا بھی جسم پایا- سکت آئی- روانی
اختیار کی- بغیر سہارے کے ٹھہرنا محال ہو گیا- آرام کے لئے مارا مارا پھرنے
لگا- کوئی روکے تو رُکے- ورنہ آرامگاہ کی تلاش میں محو ہے- کسی نالی میں داخل
ہوتا ہے اور اسے دار القرار سمجھتا ہے- مگر وہاں بھی وہی حال- آخر بڑے
نالے میں پہنچتا ہے- اور اس کی ہمت بڑھتا ہے- نالہ اپنی خواہش کو پورا
کرنے کے لئے دوڑتا دوڑتا کسی ندی میں اور ندی کسی دریا میں جا شامل ہوتی
ہے- مگر دریا کو کیا چین؟ وہ بھی اسی دُھن میں مگن- آرامگاہ کی تلاش میں سمندر
سے جا ملتا ہے- سمندر کیا آرام میں ہے؟ اصلی راحت کو پائے ہوئے ہے؟
ہرگز نہیں- بے قرار ہے- برابر آرام! آرام!! پکار رہا ہے- گویا اس

دولت سے محروم ہے۔ اُسے اُٹھنے کی خواہش ہے۔ بالائی عالم میں آرام کو
جاگزیں سمجھتا ہے۔ آفتاب کو یاد کرتا ہے۔ اس کا نام جیتا ہے۔ چنانچہ اُس
کی برکت واپنی ہمت سے اُٹھا اُٹھتے ہی حقیقی بہن ہوا اس کو مل گئی۔ کہ جس سے
مدتوں سے بچھڑا ہوا تھا۔ خوب گلے لگ ملے۔ اور پھر مدتوں مل کر رہے۔ آخر
حضرت یہاں سے بھی اکتا گئے۔ کیونکہ آرام کے درشن یہاں بھی نہ ہوئے۔ بہن
سے رخصت ہونا چاہا۔ بہن جس نے اُسے جان سے زیادہ عزیز رکھا ہوا تھا
اور ایک دم بھر کے لئے اُس کی جدائی گوارا نہ تھی۔ اُس نے یہ سنتے ہی آنسو
بہا دئے۔ اور جب دیکھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس سے جدا ہو رہا ہے۔ اور
بھی جی کھول اور پکار پکار رونے لگی۔ پانی چلدیا اور سیدھا اپنی ماں
کے پاس پہنچا اور اپنی بے تابی اور بے قراری کی کہانی جا سنائی۔ اُس نے
مُدت سے بچھڑے بچے کو گود میں لیا۔ چھاتی سے لگایا۔ آنکھوں پر بوسہ دیا۔
دعائیں دیں۔ ماں کے دل کا کنول اُسوقت موسم بہار کی طرح کھل گیا۔ نہایت
شگفتہ خاطر ہوئی۔ خوشی منائی۔ مگر بچے کی دلی مراد کو تا آخر بر نہ لا سکی۔ یعنی پانی
اپنے حقیقی محبوب آرام کو نہ پا سکا۔ غرض قدرت کی ہر ایک شے کیا جمادی۔
نباتی اور کیا حیوانی ہر وقت اور ہر حالت میں آرام کی طرف راجع ہے۔
مائل ہے۔

Paper 4.

I. (a) Explain the terms معروف and مجہول as applied to certain letters in persian. State why are they so called.

(b) Distinguish between :—

(i) قلب، ابدال and تعلیل (ii) حاصل مصدر and فعل

II. (*a*) What different meanings do the compound words formed by the combinations of فعل ماضی and فعل امر denote

(*b*) State clearly the exceptions in persian to the general rule, that a verb must agree with the subject in person and number.

III. Mention the rules of formation of diminutives in persian, illustrating with the examples. State also the situation for their different form of uses.

IV. (*a*) Form adject.ves from :—
آسائش ۔ افزائش ۔ انکار ۔ اصرار ۔ گریہ ۔ لرزہ ۔ تاب ۔ خواب

(*b*) Give plurals of :—
نجم ۔ رزم ۔ سفینہ ۔ گنجینہ ۔ شجر ۔ پسر ۔ زمانہ ۔ بہانہ ۔

V. (*a*) Extract imperative moods from :—
رفتن ۔ رُفتن ۔ جستن ۔ جُستن ۔ رستن ۔ رُستن ۔ گزیدن ۔ گزیدن ۔

(*b*) Form instremental nouns from :—
تابیدن ۔ روبیدن ۔ پیمودن ۔ پُف کردن ۔ باد زدن ۔ ضرب ۔ سطر ۔ تیز ۔

VI. (*a*) Fill up the blanks by means of approoriate words :—

مُدت . . . . که آقا خطے نہ فرستادہ . . . . بلے عادت . . . .
است ہرگاہ مے رود . . . . سفر یارانِ وطن . . . . خانہ و خانماں
. . . . مے کند ۔ میگویند مراجعت . . . . و بمبئی رسیدہ . . . . شما . . .

طور . . . . دانید۔ دیروز . . . . ریدہ است . . . . آں نوشتہ است
کہ روانہ . . . . وامید کہ فلاں . . . . خواہیم رسید ✦

(*b*) Correct the following sentences :—

(i) بہ دریا در منافع بے شمار اند ۔
(ii) باآنانکہ چنداں بار خطم بہ او فرستادم نیامدند ۔
(iii) از بہر تو را توبہ شکستیم و سوگند ہم نیز ۔
(iv) آں قطرہ ایم چہ تنہا فگندہ مرا بہ دُور ۔
(v) فردا جعفر را من درونِ مدرسہ دو ضربہا زدہ ام ۔

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

دوست دشمن مے شود صائب بوقتِ بیکسی
خونِ زخمِ آہواں راہبر شود صیاد را

(*b*) **Parse the overlined words in the above verse.**

III. Translate into persian :—

(a) تولہ بھر افیون لی اور بیوی کو خط لکھا۔ "امرت سر پہنچکر معلوم ہوا۔ کہ عزیزہ حلوائی کے لڑکے کے ساتھ بھاگی۔ میں اور تم دنیا میں نہیں خدا کے ہاں بھی وبال میں گرفتار ہوئے جس پر یہ کچھ مصیبت گزر جائے اور جو بزرگوں کی ناک اس طرح کاٹ دے وہ اب کس منہ سے گھر آئے لڑکیوں کی تعلیم کے غلط رستوں اور نئے فیشن کے خبط نے مجھے یہ دکھایا۔ میں اب دنیا سے رخصت ہوتا ہوں۔ جس وقت تک یہ خط تم کو پہنچے گا۔ اس وقت تک میری لاش بھی دفن ہو چکی ہوگی۔ مگر وہ بدنصیب ہوں کہ قبر بھی نصیب نہ ہوگی۔ ڈاکٹر میری لاش کو

چیرینگے۔ بھنگی چمار مجھے دفن کرینگے۔ کفن۔ قبر۔ نماز اور خیرات کا کیا ذکر؟ یہ ساری آفت اور رسوائی اُس شوق کا نتیجہ ہے۔ جو برسوں مجھے سراب مغرب میں بھٹکاتا رہا۔ تقلید فرنگ پہ دوڑاتا رہا۔ اس وقت نادم ہوں۔ روسیاہ ہوں۔ شرمسار ہوں۔ متاسّف ہوں۔ پشیمان ہوں۔ خدایا! میری ناپاک رُوح اب تیرے حضور میں حاضر ہوتی ہے۔ اب دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں"۔ اِتنا لِکھ خط ڈاک میں ڈالا۔ اور آ کر افیون کھالی۔ لیٹ گیا۔ جتے کہ ہمیشہ کی نیند سو گیا۔

(ج) زمانے کو ایک حالت پر قرار نہیں۔ کل کچھ تو آج کچھ۔ کل گرمی تو آج سردی۔ کل خوشی تو آج غمی۔ کل تیز دھوپ تو آج موسلا دھار مینہ۔ غرض دنیا کا یہ چکر اسی طرح چلا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح پھرتا چلا جائیگا۔ مگر انسان۔ ضعیف البنیان انسان تبدیلی کے اس قاعدے کو بھول کر یہ سمجھتا ہے۔ کہ دنیا کی باقی چیزیں تو تبدیل ہو جائینگی لیکن اس کے اندر تبدیلی ناممکن۔ اسے زوال نہیں ہے۔ آہ! اگر سمجھے تو بھٹکے کیوں؟

(د) راماٹن سے کیا کچھ اخلاقِ حسنہ کی تعلیم اخذ ہوتی ہے۔ مثلاً جان جائے مگر ایفائے وعدہ میں فرق نہ آئے۔ سر پر مصیبت اور آفت کے پہاڑ آگریں مگر اطاعتِ والدین سے سر نہ پھیریں۔ بھائی کا پیار ہو تو بھائی پر نثار ہو۔ عورت وہ جو خاوند پر قربان ہو۔ دُکھ درد سہے اور اُف تک نہ کرے۔ بُرے سے بُرائی ہو کر رہیگی۔ گنہگار کی تباہی گناہ سے ہوتی ہے۔ دوست وہ جو آخر دم تک ساتھ دے اور ہر مصیبت میں شریک رہے ۔

Paper 5.

I. (*a*) Explain the terms شمسی and قمری as applied to certain letters in persian. State why are they so called.

(*b*) Mention the various kinds of استفہام giving examples of each.

II. (*a*) Show that اِسم آلہ and اِسم ظرف both belong to اسمائے مشتق and اسمائے غیر مشتق

(*b*) Discriminate between the meanings of :—

(i) شکستن and گسستن (ii) اُستردن and تراشیدن (iii) برداشتن and انگیختن -

III. (*a*) When should demonstrative nouns be plural and when singular ?

(*b*) Say in what cases اِیں is changed with اِم Give examples.

IV. (*a*) Define اِسم مفعول What are its various functions ? Are آمدہ-ماندہ and رسیدہ اِسم مفعول if not, why ?

(*b*) Explain grammatically the following :—

شپّرہ - دریوزہ - ایمن - پرویزن - کس مخر - روغن جوش - جہاں زمین -

V. (*a*) Point out the genders giving the oppositions of the following nouns :-

دختر - شوہر - کنیز - عزیزہ - بیگم - آدم - ماکیاں - شاہاں -

(*b*) Form proper adjectives from .—

شما - رضا - فدا - خدا - سرمہ - قلعہ - بدخشاں - گلستاں -

VI. (*a*) Combine the following simple sentences into a complex one :—

ذکرِ زمانہ قدیم است - بازرگانے بود - او بر و بحر پیمودہ بود - او اقالیم شرق و غرب طے کردہ بود - او سرد و گرم روزگار دیدہ بود - او تلخ و شیریں ایام بسیار چشیدہ بود - بر مملکت نہادش مقدمۂ سپاہِ مرگ تاختن آورد - عبارت ازیں مقدمہ ضعف و پیری است - او فرزندانِ خود را طلبید - ایشاں را پند و نصائح سودمند داد -

(*b*) Fill up the blanks in the following :-

فرزندا! چند فقرہ . . . . بیاض لے علے حضرت خوش . . . . . بہ اقتضائے شفقتِ . . . . . بے اختیار . . . . آں فرزند . . . . نوشتیم - کہ تنہا متلذذ . . . . . چندیں چیز بہترین اعمال است - رونداون . . . . مردمِ بد - نہ رنجیدن . . . . . حصولِ مقصد - نرنجانیدن مردمِ . . . . بار ندادن . . . . . مردمِ جہال . . . . نہ کردن بہ اقوالِ غیر عقاید - بے خبر بودن از . . . . . متوکلان . . . . .

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

سراپا صاف شو تا روبہ روئے یار جا یابی
کہ پیش خوب رویاں آئینہ منظور مے گردد

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(a) دوپہر کا وقت ہے۔ گرمیوں کا موسم۔ دھوپ کی شدّت۔ آفتاب سوا نیزے پر آیا چاہتا ہے۔ بے زبان چارپائے زبانیں نکالے ہانپ رہے ہیں۔ غریب پرندے چونچیں کھولے۔ پر پھیلائے درختوں کی ڈالیوں کے ساتھ سمٹے چلے جاتے ہیں۔ مچھلیاں پانی کی تہ میں جا لگی ہیں۔ مگر وہاں آرام کہاں؟ سخت بیقرار ہو ہو ابرِ رحمت کے لئے دعا کو سر اُٹھاتی ہیں۔ اور پھر پانی کی تہ میں سہم جاتی ہیں۔ اُف! آسمان اس وقت کیا ہی غضب آلودہ آنکھیں کھولے ہوئے ہے۔ ہوا کا نام تک نہیں۔ سر کا پسینہ پاؤں تک پہنچتا ہے۔ اُمس ہے کہ پناہ! جی ایسا تلملا رہا ہے کہ الحفیظ! الحفیظ!! ہر طرف سے آواز ہے کہ:۔

رحمت فرما کہ کار از حدّ گزشت

(b) دھروجی کی لیلا بھارت ورش میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مشہور رہے۔ بلکہ ممالک جرمنی و امریکہ میں جہاں سنسکرت اور پراچین مذہب کا شوق اور پرچار ہے۔ ان مہاتما کا نام نامی و اِسم گرامی نہایت ادب سے لیا جاتا ہے۔ ایسی چھوٹی سی آوستھا میں کسی دوسرے بھگت کو گیان بھگتی اور درشن اصلی نرنکار کا ہونا

نہیں سُنا۔ یہ اپنی بھگتی اور تپسیا کے بل سے ایسی پرم پدوی کو پہنچے
کہ اُنکے تمام کا ستارہ پورے اثر کا مانا جاتا ہے۔ ان کی لیلا کا ریکارڈ
بنانے کی زبردست فرمائش عرصہ سے ہو رہی تھی۔ جو بہت کوشش سے
پوری کی گئی . . . .

. . . . دو ریکارڈ میں اس لیلا کا تمام
اچھا حصہ یعنی عطر آگیا ہے۔ اور جس سے پوری پوری نصیحت اس
سرشٹی کا پورا بھید اور بھگتی وسچی پرمارتھ کا راستہ بخوبی حاصل ہوتا ہے
ہر شخص کو چاہیئے کہ ان کو لے کر سُنتا رہے اور گھروں میں پرچار پھیلائے
خود لابھ اُٹھائے اوروں کو پہنچائے۔

(۵) (i) بادشاہ نے سارے راج میں ڈونڈی پھروا دی۔

(ii) وہ اپنی پرجا سے پیار کرتا تھا۔ اور وہ بھی اُسے چاہتی تھی۔

(iii) میری قسمت میں یہ لکھا ہے کہ میں اس ذلّت میں مروں۔ مگر منت کرتا ہوں۔ کہ میری آبرو مت اُتارو۔

(iv) ایک بامرّوت جوان مرد اپنے ناخوش کرنے والے کے قصور کو بھی طرح دیتا ہے۔

Paper 6.

I. (a) What is meant by the terms :—
تخفیف۔ ترخیم۔ تعریب۔ تعلیل۔ تفریس۔ تحریک۔
Illustrate your answer with examples.

(b) Discriminate clearly between :—

(i) تشدید and ادغام (ii) واو معدولہ and

(iii) واو اشمام and کلمہ کلام

II. (a) What are the recognitions of مصدر and state why تہمتن is not مصدر

(b) Derive second person, singular number of the imperative moods from :—

تاختن ۔ تافتن ۔ مُردن ۔ بُردن ۔ دیدن ۔ چیدن ۔

III. (a) Use :—

(i) فعل امر as اسم مفعول (ii) فعل ماضی مطلق as اسم حاصل مصدر (iii) فعل ماضی شرطی as فعل ماضی استمراری

(b) What kind of noun is کلک, write down five nouns of the same kind.

IV. (a) Give the grammatical construction of the following words :—

کوہ وقار ۔ گوہربار ۔ دستاویز ۔ آب ریز ۔ بالاپوش ۔ خانہ بدوش پاندان ۔ آسمان ۔

(b) Form proper adjectives from :—
گنگا ۔ مکّہ ۔ زہرہ ۔ بصرہ ۔ مُغل ۔ ازل ۔ شاہ ۔ ماہ

V. (a) Give abstract nouns of :—
ظاہر ۔ قاہر ۔ سفیر ۔ فقیر ۔ خندیدن ۔ جُنبیدن ۔ فریفتن ۔ گریستن

(b) Form adjectives from : —

زیارت ۔ بصارت ۔ حباب ۔ خضاب ۔ دفع ۔ شمع ۔ جوش ۔ ہوش ۔

VI. (*a*) Correct the following sentences :—

(i) درس گرفتم و وظیفه هم یافتن۔
(ii) من آنجا نتوانم رَدم و نه مے خواہم رفت۔
(iii) پرانِ کبوتر را بستہ کنید نہ کہ پرواز کُنند۔
(iv) حیف است کہ عاقلاں فاقہ کشی کردند و جاہلاں سیر باشند۔
(v) ایں سنگ چہ گونہ سنگین است۔
(vi) ہم آں شاں از با ہم دِگر مُکدّر شدہ ہستند۔

(*b*) Turn the following prose into its direct form of speech :—

آغا حشر از طفلے پُرسید۔ آیا او فارسی بداند۔ محاورات فارسی نفہمد بجوابش گفت کہ خواندن کم کم بتواند لاکن بحرف زدن مہارتے ندارد۔ فرمودند۔ کہ زبان فارسی خیلے آسان است۔ اگر سعیئے بکند باندک مدّت بتواند یاد گیرد۔ عرض کرد کتابے ندارد و نداند کہ کتاب فارسیئے جدید از کجا دستیاب کُند۔ فرمودند کہ شنیدہ اند کہ لاہور چاپ شدہ است۔

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

مَن از گُل باغ مے جویم تو گُل از باغ مے جوئی
من آتش از دُخاں بینم تو از آتش دُخاں بینی

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(ط) کہتے ہیں روئے زمین پر کھجور کا درخت تمام نباتات سے پہلے نمودار ہوُا۔ یہ درخت اپنے قد کے سیدھا ہونے۔ سر میں جان رکھنے۔ نر و مادہ میں امتیاز رکھنے اور حاملہ ہونے کے سبب انسان سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے شگوفہ پر جھلّی کی طرح ایک غلاف ہوتا ہے جس میں بچہ ہوتا ہے۔ اس پر انسان کے بالوں کی طرح چھال سی بھی ہوتی ہے۔

اس کا پھل نہایت لذیذ ہوتا ہے خوشنما اور میٹھا ہوتا ہے اگر اسے تازہ دوُدھ میں بھگو کر کھایا جائے تو دماغ کو تقویت بخشتا ہے طبیعت میں زور پیدا کرتا ہے۔

کھجور کے پتے کا چبانا لہسن اور پیاز کی بُو کو دُور کرتا ہے۔ اِس کی کھال چھال۔ جوڑ۔ پنجر۔ ناریل کی طرح مختلف طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ اس کے درخت کی آبپاشی اگر میٹھے پانی سے ہو تو اس کے پھل کے ذائقے کیلئے مضر ٹھہرتی ہے۔ اگر کھاری پانی سے ہو تو مفید۔ سُبحان اللہ تیری قدرت۔

(ح) ہیڈ کلارک نے ہراتی سوداگروں سے دریافت کیا۔ کہ تمہارا کیا دعوےٰ ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم سالہا سال سے مشہد میں آمد و رفت رکھتے ہیں۔ لیکن اس قسم کی بے انصافی ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ جیسی کہ اس دفعہ ہمارے ساتھ روا رکھی گئی ہے۔ یعنی جب ہم اپنے مال کی قیمت خریداروں سے انگریزی سکّے میں وصول کر کے چلے گئے کہ پہلے کی طرح بزّازوں سے کپڑا خرید کر واپس جائیں۔ ہم نے کپڑا خریدا۔ اُس کی قیمت اُسی سکّہ میں ادا کرنا چاہی۔ مگر بزّازوں نے اس سکّہ میں

قیمت لینے سے انکار کردیا۔ چندے بعد کہا۔ لینے کو تیار ہیں۔ مگر ایک تومان کے برابر تین روپے لینگے۔ چونکہ مروّج نرخ کے مطابق اڑھائی روپے ایک تومان کے برابر ہوتے ہیں۔ ہم نے اصرار کیا کہ وہ مُروّجہ نرخ کے مطابق رقم لے لیں۔ تب بزازوں نے دُھائی مچادی۔ کہ افغان ہماری دُکان لوٹنا چاہتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ انصاف فرمایا جائے۔

(c) جن لوگوں نے بچپن میں ورزش کسرت کا ڈھنگ کیا۔ ساتھ لیا۔ ان کو بڑھاپے میں اس نے عصائے پیری کا کام دیا۔ وہ ہمیشہ چلتے پھرتے ہٹے۔ کٹے اور ڈٹے نظر آیا کئے۔ اندھے۔ بہرے۔ گبڑے نہیں ہوئے۔ ڈاکٹر کی ضرورت ان کو کم پڑی۔ مرتے تک اُن کی آواز میں زور طبیعت میں شور پایا گیا۔ دنیوی کاموں سے فراغت یا آخرت کے فکر و تردّد میں بھی اکثر محو پائے گئے۔ سچ ہے کاہلی کسرتی کے پاس نہیں آتی۔ جسم ہے تو جان ہے جان ہے تو روح ہے *

Paper 7.

I. (*a*) Distinguish between :—

(*i*) حذف ۔ تخفیف and ترخیم

(*ii*) صفت ۔ بدل and عطفِ بیان

(*b*) Give two examples of each of the following :—

قلبِ اضافت ۔ فکِّ اضافت ۔ اِمالہ ۔ اِشباع ۔ حرفِ شمسی ۔ حرفِ قمری ۔

II. (*a*) What vowal point does ب have when prefixed to a noun and a vorb ?

(*b*) Use :—

(*i*) اِسم ضمیر as موصوف

(*ii*) فعلِ تام as فعلِ ناقص

(*iii*) فعلِ امر as حاصلِ مصدر

III. (*a*) What is meant by تذکیر - تصغیر and تنکیر Examplify your answer.

(*b*) Derive first person, plural number, and passive voice of future tense from the infinitive ناراض شُدن

IV. (*a*) What do the following prefixes denote ?

Illustrate your answer with examples :—
سر - خر - در - ہر - با - نا - وا - لا -

(*b*) Form diminutives of :—
زاغ - داغ - دوشہ - نامہ - خُم - سُم - نہال - دوال

V. (*a*) Give abstract nonns of :—
مُتحمّل - مُتأہّل - مرعوب - معتوب - ذہین - حسین - مخروش - مدہوش -

(*b*) Point out the number of the following nouns, giving their opposite

number :—

حواس - اساس - ایقان - میزان - سہام - طعام - اُصُول - رُسُول -

VI. (*a*) Inserting appropriate words in the spaces left blank, rewrite the following :—

کتاب کلیلہ ودمنہ را دانشوران ہند . . . . زُبان بے زُبانان . . . .
آوردہ پند و . . . . را بہ بازی و . . . . آمیختند گویا . . . . دار وئے
. . . . شکرؔ ریختند . . . . مزہ اش گوارا . . . . و یاد گرفتن . . . .
خرد سالاں . . . . نیاید و . . . . بزُرگ شوند در . . . . یاد
گرفتہ اند اندیشہ . . . . و عقل . . . . تجربہ یابند چنانچہ کود کے
تمیز رسد و پائے او . . . . گنجے افتد کہ پدرش . . . .

(*b*) Split up the following complex sentenee into fifteen simple sentences:–

شخصے از اہلِ محفل نقلہا ے شیریں و رنگیں سیّاح ۔ معمرؔ و ضعیف کہ در
محفل نشستہ بیان مے کرد و دل اہلِ محفل را از دستِ ایشاں مے رُبود
شنیدہ چناں متاثر گردید کہ فے الحال بہ محفل استادہ سیاح را مرحبا گفت۔

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

مے روی و گریہ مے آید مرا
ساعتے بنشیں کہ باراں بگزرد

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(a) پائین باغ سے ایک آتشیں گولا سُرخ - جلتا - چمکتا - بھڑکتا - دہکتا - لہلہاتا - تڑپتا ایک بڑے تالاب میں گرا - اور پھر نکل کر کئی ہزار فٹ اوپر اُٹھا - اور اس میں سے دو دیو آتشیں نکلے اور باہم مثل رُستم و اسفندیار کے خوب لڑے - اور لڑتے لڑتے جب اُن کے پیٹ پھٹے تو دو نہنگاں جنگی نکلے - اور وہ خوب لڑے - اور جب ان کے سر کٹ گئے - اور دھڑ رہ گئے - تو ہزاروں سانپ آسمان سے مثل شعلے کے نمودار ہو کر باہم ایک دوسرے کو مارتے کھاتے نگلتے اور طرح طرح کے کیڑے مکوڑے - بچھو - طیور - ٹڈی سے لیکر عقاب تک ظاہر ہوئے دیکھنے والے دنگ رہ گئے - کوئی جادو سمجھا - کوئی طلسم اور کسی نے کہا نظر بندی ہے - (ماخوذ از اُردو تصنیف پامر)

(b) اورنگ زیب اپنے اُستاد جو انعام و اکرام کی امید میں دربار میں پہنچا ہے سے مخاطب ہے فرمایا - "مُلّا صاحب! فرمائیے! کیا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کو یہ دعوٰے ہے کہ آپ خواصِ دربار میں شمول پائیں - مگر اس سے پہلے آپ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچائیں - کہ آپ عزت کے مستحق بھی ہیں یا نہیں اس سے انکار نہیں کرتے کہ اگر آپ ہماری تعلیم و تربیت شائستہ طور پر کرتے تو ضرور ممتاز ہوتے"

"کیا آپ یاد فرما سکتے ہیں - کہ آپ سے کونسی واقفیت مجھے حاصل ہوئی ہے؟ آپ نے یہی بتایا نہ کہ فرنگستان ایک چھوٹے سے جزیرے سے زیادہ نہیں - جس میں سب سے بڑا بادشاہ اوّل پرتگیز - پھر ولندیز پھر انگریز ہوا - فرانس - اندلس کے متعلق آپ نے بتایا کہ یہ لوگ

ہمارے ہاں کے نوابوں کے موافق ہیں۔ اور سلاطین ہند کی شان و شوکت کے سامنے کسی مملکت کو تاب مقابلہ نہیں۔ شرق و غرب کے سبھی بادشاہ کانپتے ہیں۔ سُبحان اللہ! آپ کی جغرافیہ دانی اور تاریخ فہمی کا کیا کہنا؟ کیا مجھ جیسے شخص کے اُستاد کو لازم نہ تھا۔ کہ دنیا کی ہر ایک قوم کی طاقتِ جنگی۔ قوتِ بحری و برّی۔ وسائلِ آمدنی۔ طرزِ انتظامِ حکومت۔ رسم و رواجِ مُلک۔ اُصُول بنیادِ سلطنت۔ اسباب ترقی و تنزل سابقہ و حالیہ۔ حادثات و واقعات انقلاب انداز وغیرہ وغیرہ امور سے بخوبی واقف کرتا۔ تاریخ عالم اور سوانح بنی آدم سے پورے طور پر بتدریج آگاہ کرتا۔ طرح طرح کی نظمی و عملی حکمتوں اور مصلحتوں سے بہرہ ور کرتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(c) آج آنکھیں دیکھتی۔ گویا زبان سُنتے ہیں کان
عقل برجا۔ پاؤں چلتے ہیں۔ کھُلے دو ہاتھ ہیں
موت آئیگی تو جتنے ہیں یہ سب رہ جائیں گے
ساتھ چلنے کے نہیں جو آج تیرے ساتھ ہیں

Paper 8.

I. (*a*) Define and explain the following :—
الف ممدودہ۔ واوِ معدولہ۔ نونِ غنّہ۔ یائے مجہولہ۔ حرفِ مہملہ

(*b*) What is the difference between :—

(*i*) مترادف and مشترک

(*ii*) اضافت and اسناد

(*iii*) جمع and اسم جمع

II. (*a*) Are غلامِ مصر and ماہِ کنعان proper noun or common noun? Give reasons.

(*b*) Compose short persian sentences, to show the various sences in which the second person, singular number of imperative and the first person, singular number of past indefinite tense are used.

III. (*a*) Trace the derivations of :—

سکنجبین - اندوہگیں - مشاہیر - دساتیر - منتشر الخیال - مرفّہ الاحوال
مخدوم جہانیاں - پیشوائے زمانیاں - آئینہ - سراسیمہ - تہذیب الاخلاق
شہرۂ آفاق -

(*b*) What is the grammatical force of ہائے in :—

یک سالہ - نالہ - خالہ - مالہ - ہالہ - لالہ

IV. (*a*) Give plurals of :—

تخت - وقت - چمن - وطن - خروس - عروس - درم - الم

(*b*) Form adjectives from :—

آفت - حاجت - ضیافت - ریاضت - اذان - ہیجان - امکان - ایمان

V. (*a*) Give two examples of each of the following :— تنسیق الصفات - صنعت مساوات

کاف تصغیر - یائے تنکیر - ہائے نسبت - یائے وحدت -

(*h*) Write down the feminines of :— خسر - شتر - خر - نر - تکہ - پروانہ - خان - شبان -

VI. (*a*) Combine the following simple sen tences into a single one :—

درویشے بود - او از اعراب بود - او بادیہ نشین بود - او آب شورے نوشید - او بر برگِ درختاں بسر مے برد - او بر چشمہ رسید - چشمہ بہ کنارِ موضع بود - آبش منغض بود - دراں گل بود - دراں لائے بود -

(*b*) Correct the following sentences giving reasons in each :—

(i) بلے آں شہر بہ دریاست -
(ii) گواہا قسمہا گرفتند -
(iii) ہر کہ بپالند بنالند -
(iv) کارِ امروز بر فردا مدار -
(v) جوینده و یابنده -
(vi) آئینہ ام از تقدیرم شکستم -
(vii) خوب اسباب خود بینی شکستند -

VII. (*a*) Analyse the following verse :—

گزشتہ خواب و آئندہ خیال است
غنیمت داں ہمیں دم را کہ حال است

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(ط) جناب! کشمیر کے اگلے راجاؤں کی تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ تمام ملک اگلے زمانے میں بڑی جھیل تھا جس کے پانی کو ایک بڈھے رشی نے جس کا نام کاشب تھا اپنی کرامات سے بارہ مولا پہاڑ کو چیر کر نکال دیا۔ یہ حال اُس کتاب میں مل سکتا ہے جو جہانگیر کے حکم سے پُرانی تاریخوں کا خلاصہ کر کے فارسی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اور جسکا میں آجکل ترجمہ کر رہا ہوں۔

اگرچہ اس طبقے کے پانی میں ڈوبے ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا بلکہ ایسے ایسے انقلاباتِ سطح زمین کی اور اور مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن یہ امر آسانی سے باور نہیں کیا جاسکتا۔ کہ یہ شگاف کسی انسان کا کام ہے۔ جو بہت ہی لمبا۔ چوڑا اور اونچا ہے۔ اور جس میں سے پانی کا نکاس ہے۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پہاڑ کسی قدرتی خلا میں۔ جو سُرنگ کی طرح پہاڑوں میں اکثر ہوتی ہیں۔ کسی سخت بھونچال کے صدمے سے جو اس ملک میں بہت آیا کرتے ہیں دھس گیا۔ اور . . . .

(ح) انسان کو چاہیئے کہ حدِّ اعتدال سے نہ گزرے۔ جاگنا۔ سونا۔ کھانا پینا سیر۔ تفریح۔ کام کاج۔ میل ملاپ غرض ہر ایک عمل اپنے اپنے وقت پر بھلا معلوم ہوتا ہے۔ غور کیا جائے کہ رزق ایسی شے ہے کہ قصرِ زیست کی بُنیاد اسی پر رکھی گئی ہے۔ مگر اس کا ہمیشہ کا خرچ ہی خرچ باعثِ تباہی نہ ہوگا تو کیا ہوگا۔ یعنی اس کے حصُول و دخول کا بھی خیال ہونا چاہیئے۔ جس کے لئے سعی و کوشش لازم ہے۔ محنت واجب ہے

ذی علم اشخاص نے کام سے گھبرا جانے کے وقت طبیعت کی فرحت کے لئے شعر و شاعری کا شغل اختیار کیا۔ اسی طرح عوام نے چوسر

گنجفہ وغیرہ کھیل تماشے ایجاد کئے۔ مگر بعض حضرات کو ہم دیکھتے ہیں صبح سے آدھی رات تک انہیں ان لغو اور پوچ کھیلوں کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ آئے کوئی جائے۔ مرے کوئی جیئے۔ بھائی بیمار ہو۔ بیوی لاچار ہو۔ بزرگ ناراض ہوں۔ چھوٹے بیقرار ہوں۔ کھانا ہو نہ پینا غرض دنیا کا کام ہو نہ ہو مگر شطرنج لگی ہو۔ چوسر بچھی ہو۔ مہروں کی چانٹ ہو۔ گنجفے کی بانٹ ہو ٭

Paper 9.

I. (a) Name the Arabic letters in the persian alphabets. What particular letters do not occur in Arabic and purely Persian. How will you account for this particularity in the Alphabets of these languages ?

(b) What is the difference in the meanings of the following infinitives :—

(i) آراستن and پیراستن

(ii) بریدن and گزیدن

(iii) تاختن and دویدن

II. (a) What is meant by the following :—

عوعو۔ کوکو۔ موموہ۔ قہ قہ۔ چرچر۔ قل قل۔ مچ مچ۔ صرصر

(*b*) Mention the various ways (in persian) in which feminine is distinguished from masculine.

III. (*a*) What kind of particles are :—

ولیک - لیکن - آسا - حاشا - لہٰذا - حبّذا - چونکہ - بلکہ -

(*b*) Compare the real meanings of the following words to the meanings in which they are used :—

بیابان - اُستخوان - مغرب - صاحب - اخبار - نہار - اسباب - شراب -

IV. (*a*) Give imperatives of ;—

پختن - پختن - باختن - پختن - گُشتن - کاشتن - شگُفتن - شگافتن

(*b*) Write down the abstract nouns of :—

مُتقّی - راشی - بخیل - وکیل - مُرتاض - نبّاض - مُسلِم - مُنعِم -

V. (*a*) Give the opposite number of :—

میدان - تیجان - غلام - کرام - صحرا - شُعرا - بُخار - کبار -

(*b*) Give pure persian words for the following Arabic words :—

واجب - مرکّب - عرض - فرض - کرۂ ارض - خطِ استوا - نقطہ - اشارہ

VI. (*a*) Split up the following sentence into at-least fifteen simple sentences :—

گلزارِ شباب کہ فی الحقیقت باغے ست تازہ و شاداب و گلشنے ست
پُر بہار و سیراب چمنے ست خُرّم و خنداں و بوستانے ست مُفرحِ جاں تا گے

از تاخت و تاراجِ بادِ خزاں پیری و تباہی و استیصال لیئے سیلاب علالت و دلگیری مامُون و مصئُون باشد۔

(b) Turn the following into its indirect form of speech ;--

زینب۔ "آقا! چه طور حق ندارم؟ سالہا زحمت کشیدہ خانۂ حاجی نشستم مقالید ہمہ صنادیق دستِ من مے بودہ۔ ہر چه مے خواستم خرچ مے کردم در زندگئے حاجی خواہرش اختیار پنج قاز را نداشت۔ حالا چه شدہ است که بائد من کنار وا ایستم۔ آ! چنگی تو بیائی ہمہ پولہا را ببری۔ بخوری و بنوشی۔ کیف کنی۔"

VII. (a) Analyse the following verse :--

لذتِ دردِ محبت را ز بے درداں مپرس
قدرِ صحت را نداند ہر که او بیمار نیست

(b) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(a) قبلہ! میری شوخی دیکھئے۔ یوسف کو آئینہ دکھاتا ہوں۔ سُورج کو روشنی کی حکایت سُناتا ہوں۔ گلزار میں پھول لے جاتا ہوں۔ ختن میں کستوری تحفہ بھیجتا ہوں۔ دریا کے سامنے روانی کے معنی بیان کرتا ہوں۔ چاند کے روبرو چاندنی چھٹکاتا ہوں۔ لعل کے حضور میں رنگ کی دُکان کھولتا ہوں۔ کھانڈ کے مواجہ شیرینی تولتا ہوں۔ مسیحا سے کہتا ہوں جان بخشی کی روایت سُنیئے۔ موسےٰ سے تمنا کرتا ہوں ید بیضا

کی چمک دیکھئے۔ یعنی حضرت کا دیوان مرتب کر کے آپکے حضور میں پیش کرتا ہوں۔ میرے لئے اُس کے دیباچہ کا ارادہ کرنا ایسا تھا۔ جیسے گدا شاہی خزانوں کے اہتمام کا قصد کرے۔ ایک شیشہ گر ہیرا تراشنے کی آرزو میں مرے۔ اندھا چاہے کہ قدرت کے نظارہ سے حظ اُٹھائے گونگا چاہے کہ فصاحت کا سکہ بٹھائے۔ مگر چونکہ غلبۂ شوق میں تمیز باقی نہیں رہتی۔ یہ خیال نہیں ہوتا کہ مَیں کیا ہوں اور کیا کرتا ہوں دیباچہ بھی لکھ ڈالا۔ شامل کیا۔ مگر آپ کے دیوان پر میرا دیباچہ ایسا ہے جیسے موتی کی لڑی میں سنگریزے کا آویزہ۔ زربفت کی قبا میں چھینٹ کا حاشیہ۔ تصویر مانی کے گرد کسی نومشق کی لکیر۔ کلام سحباں پر کسی ابجد خوان کی تفسیر۔ لیکن اس نظر سے کہ ہر ایک چیز اپنے ضدّ سے پہچانی جاتی ہے۔ بدصورت کے مقابلے میں حسین کے حُسن کو اور رونق ہوتی ہے۔ شبِ تار میں شمع کی روشنی زیادہ ضیا دیتی ہے۔ کھاری پانی پینے کے بعد شربت کا اور ہی مزہ ہوتا ہے۔ صحرانوردی کے بعد باغ کا لطف کہا نہیں جاتا۔ ستارہ دیکھکر چاند دیکھنے سے اُس کی خوبی و روشنی دوبالا نظر آتی ہے۔ میری خوش طالعی ہے اگر یہ قبول ہو اور اس کے لئے شرف ہے۔ اگر شرفِ قبولیت حصول ہو۔ (غلام غوث بے خبر)

(ح) (i) کام میں نوکر کا۔ دُکھ میں مترکا۔ اور مُفلسی میں بیوی کا پتہ لگ جاتا ہے۔

(ii) مردوں سے عورتوں کی خوراک دُوگنی۔ حیا چوگنی۔ ہمت چھوگنی۔ اور شہوت اٹھوگنی ہوتی ہے۔

(iii) تدبیر سے مفلسی۔ عبادت سے گناہ۔ خاموشی سے لڑائی اور بیداری سے چور کا ڈر نہیں رہنے پاتا۔

(iv) بھگتی ایک سے۔ پڑھائی دو سے۔ گانا تین سے۔ سفر چار سے۔

کھیتی پانچ اور لڑائی بہت سے ہی بھلی ہو سکتی ہے۔
(۷) بیٹے کے بغیر گھر۔ دوست کے بغیر باہر اور علم کے بغیر اپنے اندر اندھیرا
رہتا ہے +

Paper 10.

I. (*a*) Discriminate between :—

(*i*) ساکن and مَوقُوف

(*ii*) مقدّر and مَحذُوف

(*iii*) مضاف and مَوصُوف

(*b*) Give examples of some concrete nouns, simple in form but compound in reality.

II. (*a*) Write at least five infinitives which are used both transitively and intransitively.

(*b*) In English grammar the infinitive is treated under verb, while in persian it is considered noun. Give your reasons in support of the latter.

III. (*a*) Criticise the term مضارع and state briefly the rules of its formations

(*b*) Mention the ways by which the comparative and superlative degrees of adjectives are formed.

IV. (*a*) What are the various functions of the incomplete sentence? illustrate your answer by means of examples.

(*b*) What sort of the genitive compound is each of the following :—

کاسۂ بلوّر - کاسۂ گدا - مارِ زلف - مارِ آستین - مُلکِ ہند - مُلکِ ما -

V. (*a*) Form adjectives from :—

عبرت - حیرت - بَلا - ریا - جمال - کمال - خواب - عتاب -

(*b*) Give Arabic plurals of :—

حکیم - نسیم - طبیب - عجیب - اَلف - سَلَف - فلک - مَلَک -

VI. (*a*) Combine the following simple sentences in a complex one :—

دانشمندے بود - او ہزار دینار داشت - او پیشِ عطار رفت - او ہزار دینار را ہمراہش بُرد - او نقدش را بہ عطار سپُرد - او بہ سفر رفت مُدتے گزشت - او باز آمد - او پیشِ عطار رفت - نقدش باز خواست عطار انکار کرد - دانشمند بر انگیخت - شورش برخاست - مردم جمع شُدند ایشاں تصفیۂ قضیہ اش نمودند - ایشاں نقدش باز دہانیدند -

(*b*) Supply the missing words in the following prose :—

سگے پارۂ گوشت . . . . دہن داشت و بر جوئے آب . . . . . .
عکسِ خود و گوشت . . . . در آب دید . . . . سگے دیگر . . . .
کہ . . . . گوشت . . . . دہن . . . . . در آب . . . . . .
و دہاں . . . . تا از سگے کہ . . . . گوشت را بُربائد . دہن باز
کردن ہماں بُود و . . . . در آب . . . . بے چارہ جز . . . .
چیزے . . . . طمع را سر حرف . . . . ہر سہ . . . . .

VII. (*a*) Analyse according to persian grammar :—

فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکیں مکش
تابِ زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

(*b*) Parse the overlined words in the above verse.

VIII. Translate into persian :—

(ط) زمانے میں خوشی اور غم دونو کا چولی اور دامن کا ساتھ ہے۔ اور دنیا میں دھوپ چھاؤں کی طرح شادی کے ہاتھ میں ماتم کا ہاتھ ہے۔ دو پھول ایک ہی شاخ میں پھوٹتے ہیں۔ ایک دُولھا دُلھن کے سہرے کے کام آتا ہے۔ دوسرا میت کی تُربت پر چڑھایا جاتا ہے۔ دو۔ موتی ایک سیپ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک کو بادشاہ کے تاج میں لگاتے ہیں۔ دوسرے کو کھرل میں پیسکر دوا میں ملاتے ہیں۔ ایک ہی کافور کی دو شمعیں بنتی ہیں۔ ایک محفلِ سرُور کے کام آتی ہے۔ دوسری مُردے کے مزار پر جلائی جاتی ہے۔ چمن میں کلی اگر کھِل کھلا ہنستی ہے۔ شبنم بے اختیار اُس کے ہنسنے پر روتی ہے۔ جس باغ میں خزاں ہے وہاں

بہار بھی ہے۔ اور جہاں گُل ہے وہاں خار بھی ہے۔ بادام کے پوست اور مغز کو دیکھئے کہ نرمی اور سختی کی ایک ہی جگہ نمود ہے۔ برف کو سوچئے گرمی اور سردی اس کے ساتھ ہی موجود ہے۔ سُرخی و زردی گُلِ رعنا کی دلیل ہے۔ غرض ہر ہر قدم پر خوشی و غم کی آشکارہ تمثیل ہے۔

(ج) پھلوں کے رس اور مٹھاس کا کیا کہنا، مُنہ میں ڈالو تو شربت ہوئے جاتے ہیں۔ پھوگ کا نام نہیں۔ گُودا ہی گودا۔ خربوزہ کاٹو تو شیرہ اور شربت پڑا بہتا ہے۔ نزاکت کا یہ حال کہ پکّی ہوئی فالیز کے برابر سے سوار گھوڑا مارے نکلتا ہے۔ تو دہقان بچارا ہاتھ باندھے دوڑا آتا ہے۔ کہ برائے خُدا گھوڑا نہ دوڑاو۔ دھمک سے میرے خربُوزے پھٹ جائینگے۔ انگوروں کے خوشے جب درختوں سے کاٹو تو دانے پھُوٹ پھُوٹ کر رس کے مراٹے بہتے ہیں۔ وہاں کے چقندر یہاں کے شلجموں کے برابر ہوتے ہیں جنہیں چھابڑی والے بھُون اُبال کر اور پھانکیں کاٹ کاٹ کر چنگیروں میں رکھّے بیچتے پھرتے ہیں۔

(ج) سونے کو خوشبُو۔ گنّے کو پھل۔ چندن کو پھُول۔ عالم کو دولت اور بادشاہ کو عمرِ بقا قدرت نے نہیں دئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید قُدرت کو مشورہ دینے والا پہلے سے نہیں ملا۔

چراغ تاریکی کو کھاتا ہے۔ اور کاجل کو پیدا کرتا ہے۔ پس جیسی کسی کی غذا ویسا اُس کا عمل اور پھل۔ سیاہی کھانا اور دُھواں اُگلنا۔

جوابات

پرچۂ اوّل

۱۔ (ا) حُروفِ عِلّت سے مُراد الِف۔ واو۔ یائے تینوں حرُوف ہیں۔ کیونکہ یہ استعمال میں اپنی اصلی حالت میں نہیں رہتے بلکہ کبھی حذف ہو جاتے ہیں اور کبھی تبدیل عِلّت کے معنی سُقم ہیں۔ لہٰذا یہ نام ہُوا۔ علاوہ ازیں جُملہ حرُوف ہجا حرُوف صحیح کہلاتے ہیں۔ جو ترکیب الالفاظ میں سالم رہتے ہیں۔ وجۂ تسمیہ اظہر ہے۔

(ب) واوِ مجہُول۔ واوِ مفتوح۔ واوِ مضموم۔ واوِ اشمام اور واوِ معدُول بالتّرتیب اقسامِ واو ہیں۔

۲۔ فعلِ لازِم کی مصدر معلوم کرو۔ پھر فعل امر بناؤ۔ امر پہ 'اُندن' یا 'اُنیدن'، کا لفظ بڑھاؤ۔ مصدر مُتعدّی حاصل ہو گا۔ اس کا صیغۂ فعل مطابق سوال بنایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ترسید۔ مصدر ترسیدن۔ فعل امر ترس۔ باضافۂ 'اُنیدن'۔ مصدر مُتعدّی ترسانیدن صیغۂ فعلِ مطلوبہ حسب القواعد ترسانید۔ اسی طرح خواہد خفت۔ مصدر خُسپیدن۔ فعل امر خُسپ۔ باضافۂ انیدن۔ مصدر مُتعدّی خسپانیدن صیغۂ فعلِ مطلوبہ خواہد خسپانید۔ علے ہٰذالقیاس افعال متعدی مسئُول بالترتیب ذیل ہیں:۔

خواہند خندانید۔ رسانیدہ باشد۔ مے ترسانَد۔

۳۔ (ا) امتیاز معانی:۔

(۱) روبیدن۔ جھاڑنا۔ فرش وغیرہ کا صاف کرنا۔ جھاڑو دینا۔

تکاندن۔ جھاڑنا۔ کپڑے وغیرہ کا گرد سے پاک کرنا۔ جھٹکا دینا۔

(۲) انداختن۔ ڈالنا۔ پھینکنا۔ بچھانا۔ سنوارنا۔

افگندن - ڈالنا - دے مارنا - برابری کرنا۔

(۳) چیدن - چُننا - نوچنا - چُٹکانا - صاف کرنا - الگ کرنا۔

گزُیدن - چُننا - پسند کرنا - انتخاب کرنا - اختیار کرنا - قبولنا۔

(ب) افعالِ امر از مصادرِ صدر :-

بروب - بتکاں - بیانداز - بیفگن - بچیں - بگزیں۔

۴ - (ا) استعمالِ خود :-

(۱) تاکید - خود او گفت - خودش گفت۔

(۲) ضمیر مفعول راجعِ فاعل - او خود را کُشت - او خود را در آب انداخت۔

(۳) ضمیر مضاف الیہ بحالتِ مفعولِ فعل - او اسپِ خود را فروخت۔
خود - خویش - خویشتن - قریب المعانی ہیں - البتہ خویش یگانہ کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے - اوّل خویش بعدہٗ درویش - خویشتن میں تاکید مزید ہے - او خویشتن گم است کرا رہبری کُند۔

(ب) اسمائے منسوب مطلوب :-

کرانوی - بدخشانی - حقانی - مولوی - غزنوی - طائی - دیرینہ - دہاتی۔

۵ - (ا) مُنشی باش - (۱) مُنشی ہو۔ (۲) افسرِ منشیاں۔

آب پاش - (۱) پانی چھڑکا (۲) پانی چھڑکانے والا۔

کاشمیری - (۱) باشندۂ کشمیر (۲) کاش تو مرجائے ؎

کاشمیرن بہ کاشمیری گفت
کاش ہمیری کہ من خلاص شوم

دستگیری - (۱) ہاتھ پکڑے (۲) اِمداد و اعانت۔

چشمہ - (۱) پانی کا سوت (۲) رنگین عینک۔

نوشہ - (۱) نیا بادشاہ - شہزادہ (۲) دُولھا - دامادِ تازہ۔

اوقات - (۱) وقتوں - جمع وقت - (۲) بِساط - گزران۔

برات - (۱) برائے تو (۲) تنخواہ کا چک

(ب) اطباق - طریق - اسالیب - عیب - فراین - دین - ائمہ - عظیمہ بالترتیب واحد یا جمع ہیں۔

۶ - (۱) اسمائے صفت :-

مادّی - خنداں - مُجیل - مہندس - توانا - عارف - رئیس - ضامن -

(ب) جنسِ مُقابلہ :-

جمل - باز - اسپ - سُلطانہ - داماد - ماکیاں - زن ندیدہ - کنیز -

۷ - (۱) جُملۂ مربوط و مخلوط :-

المختصر در شب بستم محرّم شانزدہ روز بعد از محاصرہ چوں نقبہا را آتش زدند فی الفور ابرے سیاہ از دُود برخاست تا برق آتش بہ چوبہائیکہ در زیر ابنیۂ ستون کردہ بودند رسیدہ بہ یکبار رعد آسا آوازِ جگر شگاف نمودہ دیوار ہا یک دفعہ افتاد۔

(ب) تضمینِ بیانِ خطابی :-

حیدر بیگ (مخاطب بہ محبوبش) بجانش خطاب کردہ مے گوید کہ او بدورش بگردد۔ دروش بجانش بگیرد۔ پائش ببوسد۔ قربانش برود و خواہشِ مہلتِ دو ہفتہ مے کند و از و توقع صبر دارد۔ قسم اللہ خوردہ وعدۂ بردنش بعد از عروسی کند۔ کہ برائش خاطر جمعی مے کنا ندو چُناں بروتش را بتر از مرگ نماید و آرزوش کند کہ پیش پدر و مادرش خجالت نگذارد۔

۸ - (۱) سہ

اے مستِ ناز آئی اگر بر مزارِ ما
آہستہ برگِ گُل بفشاں بر مزارِ ما

ترکیب

اے . . . . حرفِ ندا

مستِ ناز . . . . . . منادے

اگر . . . . حرف شرط

آئی . . . . فعل بافاعل

بر . . . . حرفِ جر

مزارِ ما . مضاف شدہ . مجرور

(بر + مزارِ ما: متعلق فعل)

(اگر ... مزارِ ما: جواب شرط — جملہ فعلیہ)

بفشاں . . . فعل بافاعل

برگِ گل . مضاف شدہ . مفعول

بر . . . . حرفِ جر

مزارِ ما . مضاف شدہ . مجرور

(بر + مزارِ ما: متعلق فعل)

آہستہ . . . . متعلق فعل ثانی

(بفشاں ... آہستہ: جواب جزا — جملہ فعلیہ)

(اگر ... آہستہ: جواب ندا — جملہ شرطیہ)

(اے ... آہستہ: جملہ ندائیہ)

(ب) آئی - فعل - لازم - مُضارع - واحد - حاضر - مُثبت - تام -

آہستہ - اسم - نکرہ - صفت الحال -

بفشاں - فعل - مُتعدّی - معروف - امر - واحد - حاضر - تام -

مزار - اسم - نکرہ - ذات - ظرف مکان -

۹- ترجمہ:-

(ا) جوانے بہ زاہدے سوال کرد - اوّل چرا مے گویند خدا ہر جا موجود

است ؛ بنمائید خدا کجا است ۔ دوم جرائم انسانی را چرا مستلزم السزا مے نمائند که هر چه مے کند حسب التقدیر مے کند ۔ یعنی خلافِ مشیتِ ایزدی که هیچ نمے تواند کرد ۔ اگر مے توانستے عملِ مفیدِ ذاتش مے کرد ۔ سوم ۔ خدا چگونه شیطان را به عذاب جهنّم مبتلا مے تواند کرد ؛ زیرا که شیطان خود از عنصرِ آتش است ۔ و آتش خویشتن را چه مضرت مے تواند رسانید ۔ زاهد کلوخے را برداشته معاً بر سرش رسید کرد ۔ جوان به عدالت رفته نالش کرد امر و امرِ واقع بیان نمود ۔ زاهد طلبیده شد ۔ عدالت دریافت کرد که او بجائے جواب کلوخے چرا بزد ۔ زاهد عرض کرد که کلوخ فقط جوابش است ۔ این مے گوید که سرش درد کند ۔ باید دردش بنماید ۔ که خدائش بنمائم ۔ این چرا بحضور نالش کرد ۔ که هر چه کردم بمرضیٔ مولا کردم مرا چه اختیار نیست اینکه فعلِ الٰهی ست ۔ نیز که این سرش از گل است ۔ از کلوخ گلی چه تکلیفش مے تواند رسید ۔ گل چسان مضرِ گل است ۔ جوان شنیده لاجواب شد و صاحب عدالت تبسّم کردند ۔

(ب) شخصے به بیشهٔ همے رود ۔ ز گوشهٔ شیر مهیب غرّان و اروغان پیدا شد صدائش پُر رعب ۔ شکلش هیبتناک و چشمانش غضبناک آں مرد را به لرزا انداخت ۔ چوں این مرد صورت و هئیت و حُلیه وغیره بیان خواهد کرد ۔ بیان مؤثر انه اش فنِ شاعری معروف خواهد شد ۔ امّا ماهرِ علمِ الحیوانات به باغِ وحش رود ۔ آنجا شیر بسیت بند ۔ این محقق هر عضو و جزو وحش را به حیثیت علمی مشاهده کند و باز بر احوالِ شیر تقریر عالمانه پیش مجمع مے نهد ۔ این بیان فرعِ فنِ تاریخ است ۔

(ج) آفتاب مے درخشد ۔ ابر مے غرّد ۔ باراں مے بارد ۔ باد مے وزد ۔ غبار مے پرد ۔ آب مے رود ۔ دود مے خیزد ۔ رعد مے زند ؛

پرچۂ دُوُم

ا۔ (ا) امتیاز:۔

(۱) واوِ معروف مُتحرک و مضموم جیسے نُور۔ حُور۔ واوِ مجہول غیر متحرک جیسے شور۔ گور۔

(۲) الفِ ممدُودہ۔ الفِ دراز آواز۔ جیسے آرام۔ آلام میں الفِ اوّل الفِ مقصورہ۔ الفِ کوتاہ آواز۔ جیسے اثر۔ ابر میں۔

(۳) سکُون۔ عدمِ حرکت۔ جیسے رائے ہرد و مرد میں۔
وقف۔ سُکُون بعدِ سکُون۔ جیسے تائے دشت و گشت میں۔

(ب) اشتقاق الافعال۔ فعلوں کا مصدر روں سے صدور پانا اور تصریف اختیار کرنا جیسے یافتن سے یافت۔ یافتے۔ یابد۔ خواہد یافت۔

اضافتِ مقلُوب۔ مُرکّبِ اضافی میں ہر دو اجزا کو اُلٹا کر پس و پیش کرنا اور اُسے بدستور مُرکّبِ اضافی تصوّر کرنا۔ اگرچہ اضافت مفکوک ہو جاتی ہے۔ جیسے شہنشاہ۔ جہاں پناہ۔ کہ دراصل شاہِ شاہاں و پناہِ جہان ہے۔

ضمیر قبلِ الذِکر۔ کلام میں مرجع کا ذکر اوّل ہوتا ہے۔ اور ضمیر مابعد۔ مگر ضرورتِ شعر میں یہ پس و پیش بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ضمیر قبل الذکر کہلاتی ہے۔ دگر نماند متاعیش در دُکانِ نرگس۔

مفعولِ مالم یُسمّٰ فاعلُہٗ۔ افعال مجہول میں فاعل کے بغیر ہی جُملہ تمام ہو جاتا ہے۔ اور مفعول جا بجائے فاعل ٹھہرتا ہے۔ دشمن کُشتہ شُد۔ خط نوشتہ شُد۔ دشمن۔ خط ہر دو مفعولِ مالم یُسمّٰ فاعلُہٗ ہیں۔ بصورت ایجاب حذف بھی جائز ہے۔

۲۔(ا) صیغۂ جمع حاضر فعل ماضی قریب مجہول:۔
(۱) گردانیدہ شدہ اید۔ (۲) رویانیدہ شدہ اید۔
صیغۂ جمع حاضر فعل ماضی ناتمام مجہول:۔
(۱) گردانیدہ مے شُدید۔ (۲) رویانیدہ مے شُدید۔
(ب) افعال مجہول بنانے کے لئے یا بصورت مجہول تبدیل کرنے کے لئے اسی مصدر سے اِسم مفعول بناؤ۔ پھر اس پر شُدن بڑھاؤ۔ یہ مصدر مجہول ہو گی۔ اب جزوِ اوّل کو بدستور رہنے دو۔ اور صرف شُدن سے تصریفِ صیغۂ فعل مطلوب کرو۔ جیسے:۔
خواہیم آموخت۔ مصدر آموختن۔ اِسم مفعول آموختہ۔ مصدر مجہول آموختہ شدن۔ صیغہ فعل مطلوب آموختہ خواہیم شُد۔ اسی طرح نوشتند مصدر نوشتن۔ اسم مفعول نوشتہ۔ مصدر مجہول نوشتہ شُدن۔ صیغۂ مطلوب نوشتہ شدند۔
۳۔(ا) مولوی۔ صفراوی۔ قیاسی۔ سپاس گذار۔ مُعزّز۔ مُحترم۔ نرینہ زرّیں۔
(ب) کُتُب۔ حسابات۔ اُسرا۔ ضمائر۔ حوابل۔ مسائل۔ غنائم۔ طبائع۔
۴۔(ا) آرام (۱) راحت۔ آسائش (۲) فعل امر از آرامیدن
بادام (۱) میوۂ مقویٔ دماغ (۲) با دام۔ جال سے۔
تقویتِ دماغ راچہ باید وشکار بچہ باید کرد؟ بادام
زار (۱) بمعنی جگہ جیسے گلزار۔ لالہ زار (۲) زار فعل امر از زاریدن
خار (۱) کانٹا (۲) فعل امر از خاریدن
تن (۱) جسم (۲) فعل امر از تنیدن
زن (۱) عورت (۲) فعل امر از زدن
نمک (۱) شئے خوردنی معروف (۲) فعل نہی از نمکیدن

گزک (۱) نقلِ شراب (۲) تصغیر از گز

(ب) پدر - برادر - غلام - شہر بانو - زوج - خاتون - اُستانی - عروس - امتیازِ جنس تذکیر و تانیث محاذاتِ مذکورہ سے ظاہر - تکرار کی چنداں ضرورت نہیں -

۵ - (ا) مرکبّ ناقص یا کلامِ غیر مفید سے مراد وہ مجموعۂ الفاظ ہے جس سے پورا مطلب نہ کھلے - بلکہ انتظارِ مزید بیانی ہو - جیسے وطنِ من - شاہِ جہاں پناہ - چہار دانہ انار - سُود و بہبُود - دُرّہ نادرہ - چشم زخم -

(ب) الفِ قابلیّت پذیرا سُخن بود شُد جائے گبر - سخنِ قابلِ پذیرفتن - اسی طرح خطِ خوانا بنویس - خطِ قابلِ خواندن - الفِ آخر معنے قابلیت پیدا کرد -

بائے معیّت - بتاب و تواں - بساز و ساماں - بلشکرِ ظفر اثر -

ہائے مشابہت - چرخہ (مُشابہِ چرخ) آفتابہ (مشابۂ آفتاب بہ تدویر)

یائے نسبت - فرنگی (منسوب بہ فرنگ) مادری (منسوب بہ مادر)

۶ - روستائے پسر را بہ مُلائے سپرد و گفت از ہر علمے ایں را تعلیم دہ - چوں سالے گزشت - پسر در اکثرِ عُلُوم سوادے پیدا کرد - دہقان روزے پرسید - چہ مے خوانی؟ پسر بعضے از علوم را نام بُرد کہ در آنہا استعدادے ہم رسانیدہ ام - باز پرسید - مُلاّیت علمِ عربی را تعلیم کردہ اَست؟ گفت بلے -

(ب) اے صبا! بر برگہائے غنچہ پا آہستہ نہ (جمع بے جان - نیز را زاید)

(۲) بست دانہ مروارید بہ من رسید (معدود واحد - بے جان مسند الیہ بہ فعل واحد)

(۳) ایں ہمہ پند و نصائح از مادرِ مہربانِ خودم یاد دارم (معطوف ہی بحالتِ جمع کافی ہے فعل مُتکلم)

(۴) کمترینِ جانورانِ باربردار خر است (تفضیل کُل)

(۵) چہ قدر؟ تخمیناً دویست صد پاہ بود۔ (تنوین فارسیت پر غیر موزوں)

(۶) دہ قطعہ سند مے فرستم۔ (ردیف نہ قطعہ)

۷ (الف) اے بلبل اگر نالی من با تو ہم آوازم تو عشقِ گلے داری و من عشقِ گل اندامے

ترکیب

لفظ	ترکیب			
اے	حرفِ ندا			
بلبل	منادیٰ			
اگر	حرفِ شرط			
نالی (فعل با فاعل) قائم مقام جملہ فعلیہ شدہ	جوابِ شرط			
م	کلمۂ ربط		جملہ اسمیہ — معلول	جوابِ ندا — جواب شرط
من	مبتدا			
با	حرفِ جر	متعلق خبر		
تو	مجرور			
ہم آواز	خبر	خبر		
کہ (محذوف)	حرفِ علت			
داری	فعل	جملہ فعلیہ — معطوف علیہ	جملہ معطوفہ — علت	
تو	فاعل			
عشق	مضاف	مفعول		
گلے	مضاف الیہ			
و	حرفِ عطف			
دارم (محذوف)	فعل	جملہ فعلیہ — معطوف		
من	فاعل			
عشق	مضاف	مفعول		
گل اندامے	مضاف الیہ			

(ب) نالی - فعل - لازم - مضارع - مثبت - واحد - حاضر - تام
تو - اسم - معرفہ ضمیر - مضاف الیہ - واحد - حاضر - (مجرور)
داری - فعل - تام - متعدی معروف - مثبت - واحد - حاضر -
گلے - اسم - نکرہ - ذات - واحد - (مضاف الیہ)

۸ - ترجمہ :-

(ا) کالیداس ہم مثل شاکس پیر مسوّدۂ تماثیلش اختراع نکرد - بلکہ از روایاتِ قدیمہ اخذ نمود - اما نزاکتِ خیالات و لطافتِ جذبات چناں مہیّا کردہ است کہ قِصص سر تا پا تازہ مے نماید - بہ بیانِ رُموزِ اُلفت کالیداس یدِ طولےٰ دارد - و کم از شعرائے سنس کرت تابِ مقابلہ اش دارد - نگاہِ حُسن پرستش فقط محدودِ جذباتِ انسانی نبود - بلکہ میوہ و گل - نخل و بُن چرند و پرند غرض ہمہ عالمِ فطرت معمور از حُسن و جذبات مے یافت و چناں دلکش کہ بیانش فقط از ہمان فطرت نگار ممکن است - ہمین ست کہ تمام فرنگ مداح کالیداس است -

(ب) این شبِ تنہائی مرا مے آزارد - این مکانِ آراستہ لاکن تنہا بدلم ناخن مے زند - این دستہائے گُل پائے تخیلم را مثلِ خارہائے دشت مے سوزد ببیں! سیاراتِ فلک تضحیکِ من مے کنند - صرصرِ باد را منع سازتا منِ مہجور را پریشاں نکند - توئی کہ این آتشم ملتہب کردہ لہذا فریادم نیز بہ تست - ببیں دیدہ ہائے باز ناید مژگاں را غرقِ اشک مے کند و رخسار ہا را سیلاب نماید - لبہا خشک مے شود - دمم تنگ - گرسنگی و تشنگی دور - راحت و آرام کافور - خدایا! بایں عالم اگر ترا یاد نہ کنم کرا فریادم کنم و بطلبم -

(ج) برشگال رسید - گرما قریب الاختتام ست - ہوا چناں گرم نیست -
(د) اُمید کہ ایفائے وعدہ بفرمائید - یاد دہانم اگر فراموشیدہ اید -

(۳) قدم رنجہ فرمائید - تشریف آورید - مدتے ست کہ راہ مے بینم - مزاج بعافیت ؟

(۴) صاحب ! وقت شد - گزشت - انتظارِ کسے نکنند - گوارا کنید یا نہ لاکن قلم بردارید - معاف دارید - خیر اجازت !

پرچۂ سوم

ا - (الف) معانیٔ مجموعۂ اسم و امر :-

(۱) اسمِ فاعل - کارساز - بندہ نواز (سازندۂ کار - نوازندۂ بندہ)

(۲) اسمِ مفعول - پا انداز - شاہ نواز (انداختہ شدۂ درپا - نواختہ شدۂ بادشاہ)

(۳) حاصلِ مصدر - دسترس - لگد کوب (قابو - پہنچ اور ضرب - چوٹ)

(۴) اسمِ آلہ - جاروب - آہن کوب (وِزر برائے رُفت و روب و ضرب وکوب آہن)

(۵) اسمِ ظرف - زرخیز - آب ریز (جائے خاستن زر و ریختنِ آب)

(ب) 'آں' اگرچہ بظاہر مشترک ہے - مگر درحقیقت اسمِ اشارہ و ضمیر میں امتیاز رہتا ہے - بصورت ضمیر اکیلا مستعمل ہوتا ہے - مگر بصورت اشارہ اکثر ماقبل مشارٌ الیہ - مثلاً قلمت کجا ؟ آں بقلمدان ست (ضمیر) رفیقم رفت - انتظارش کردم - آخر آں رسید - (ضمیر)

مصرعہ - آں شہر محال ست کہ ویراں نشود (اشارہ)

مصرعہ - چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر مے روند (اشارہ)

آں کار کہ ہمہ ما و شما مے دانیم - علاوہ براں اشارہ محسوسات کی طرف ہوتا ہے - خواہ عیناً خواہ ذہناً - اور زبان کے ساتھ کچھ حرکتِ چشم یا

انگشت بھی ہوا کرتی ہے۔

۲۔ (ا) مصدرِ اصلی۔ جو فی الحقیقت انہی معنوں کے لئے موضوع ہو۔ کردن خوردن۔

مصدرِ جعلی جو الفاظ غیر سے مشتق و مرکب ہو۔ رقصیدن۔ چلیدن۔

مصدرِ مرکب۔ جو اسمِ جامد اور مصدرِ مفرد سے مرکب ہو۔ گام زدن نام شدن۔

مصدرِ لازم۔ جس کے فعل میں فقط فاعل ہی لزوم پائے۔ رفتن۔ گشتن۔

مصدرِ متعدی۔ جس کے فعل میں فاعل اور مفعول دونو لازم ہوں۔ خوردن۔ بردن۔

علامت مصدر تن یا دن آخری ہے۔ اگرچہ گردن۔ کرگدن۔ تہمتن اُبستن مستثنےٰ ہیں۔ آبستن اس لئے کہ اسی سے اشتقاق نہیں۔ دیگر ہر سہ اسم جامد ہیں۔

(ب) فعل ماضی بعید بنانیکے لئے دئے ہوئے مصدر کا نون آخر معہ حرکتِ ماقبل دور کرو۔ بقیہ پر ہ بڑھاکر بود لگاؤ تو صیغہ واحد غائب حاصل ہو گا۔ پھر حسب الدستور گردان کرو۔ جیسے پروردن سے پروردہ۔ بعد از شمولِ علامت پروردہ بود۔ فعل ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب حاصل ہوا۔ اسی طرح گردان مطلوبہ:۔

آمادہ شدہ بود۔ آمادہ شدہ بودند۔ آمادہ شدہ بودی۔ آمادہ شدہ بودید آمادہ شدہ بودم۔ آمادہ شدہ بودیم۔

۳۔ ا۔ امتیاز:۔

(۱) فاعل سے مراد ایک اسم جامد ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو۔ جیسے آہو گریخت۔ مرغ پرید۔ زید خط

مے نویسد۔ ان میں آہو۔ مرغ۔ اور زید تینوں فاعل ہیں۔ اور اِسمِ جامد ہیں۔

اِسمِ فاعل سے مُراد ایک اِسمِ مُشتق ہے جس سے فعل صادر ہو رہا ہو۔ جیسے جوئندہ یابندہ۔ نویسندہ خوانندہ۔ افعال جُستن۔ یافتن وغیرہ کے مرتکب مُراد ہیں! اور یہ وصف اُن کے عارضی ہیں۔ دوامی نہیں ہیں یعنی اِسمِ فاعل اُس ذات پر دال اور حاوی ہے۔ فقط اُس وقت تک کہ جب تک اُس سے ارتکابِ فعل جاری ہے۔ لیکن :۔

صفتِ مشبہ میں معنیٔ فاعلی وصفی و ذاتی ہوتے ہیں۔ جیسے خدمتگار۔ جاں نثار تناور۔ دلاور۔ دانا۔ بینا۔ جگر سوز۔ غم اندوز وغیرہ کا اطلاق جس شخصیت پر کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ وصف بالاِستمرار جھلکتا ہے۔ وصفیت و فاعلیت کا حالِ دوامی ہے۔

(۲) فعل حال سے مُراد وہ فعل ہے جس کا وقوع و وجود زمانہ موجودہ و گزراں میں ہو۔ اوچہ مے کند۔ حالا رخت مے پوشد۔ اینک! مے آید۔ اور حال صفتِ مشبہ کی ہی ایک صنف ہے۔ کبھی بسیط اور کبھی مُرکب۔ کبھی بصورتِ فاعل کبھی بصورتِ مفعول۔ ہمیشہ صیغۂ واحد میں ہوتا ہے۔ اس سے فاعل یا مفعول بہ کی کیفیت یا حالت ظاہر ہوتی ہے۔ اور جس کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اُسے صاحب حال یا ذوالحال کہتے ہیں۔ حال بمقابلۂ فعلِ حال ایک اِسم ہوتا ہے۔ کبھی مشتق اور کبھی جامد۔ جیسے ایشاں اُفتاں و خیزاں رسیدند۔ خادم پیادہ رفت و آقائش سوارہ۔ ہر دو شمشیر بکف رسیدند۔

اِسمِ حالیہ اگرچہ بظاہر حال ہی ہوتا ہے۔ لیکن جملے میں بطور خبر مبتدا یا کیفیتِ فاعل بیان کرتا ہے۔ اور اُس سے دور واقع ہوتا ہے۔ اور تنہا ہی جزوِ جُملہ ہوتا ہے۔ مگر حال معہ ذوالحال کے جزو جُملہ ہوتا ہے۔

مثلاً۔ ابر گریاں ست۔ برق خنداں ست۔ دلم پریشان ست۔ صدائش کردم خراماں خراماں برآمد۔ چوں پیشش رفتم دواں دواں برگشت۔

(ب) اسم نکرہ بصورتِ ذیل معرفہ ہو جاتا اور نکرۂ مخصصہ کہلاتا ہے:۔

(۱) جب بجانب معرفہ مضاف ہو۔ جیسے برادرِ زید۔ قرصِ خورشید۔

(۲) مشارٌ الیہ ہو۔ ایں قلم از من است۔ ایں عمارت ساعت خانہ است۔

(۳) اسم موصول ہو۔ شخصے کہ دیروز بشما ذکر کردم ہمین ست۔

(۴) معہودِ خارجی ہو۔ عالمگیر برادرِ خود دارا را بہ برادرِ نامہرباں یاد مے کرد۔ نامہرباں سے دارا مفہوم ہو جاتا ہے۔

(۵) معہود ذہنی ہو۔ آوردہ اند پادشاہ دشمناں بے قیاس بود۔ آوردہ اند کا فاعل اہلِ تاریخ محذوف مفہومِ عام ہے۔

۴۔ (ا) حاصل مصدر بالترتیب:۔

حذاقت۔ فوق۔ کمال۔ شمول۔ عُلوّ۔ رُبّ۔ ضعف۔ نُحافت

(ب) اسمائے مُصغّر بالترتیب۔

مردکہ۔ دروک۔ قرصنہ۔ فریضہ۔ کاسک۔ چرخی۔ اشکک۔ مشکیزہ۔

۵۔ (ا) اسمائے بالمقابل۔

بدُور۔ دُرّہ۔ شقاقیق۔ دقیقہ۔ عرائس۔ فُلس۔ مسائل۔ سوال

امتیازِ شمار محاذات سے اظہر ہے۔

(ب) فام۔ کلمۂ رنگ۔ سُرخ فام۔ سیاہ فام۔ لالہ فام۔ سبز فام۔

دار۔ کلمۂ حفاظت۔ جہاندار۔ سپہدار۔ رازدار۔ جان دار۔

ناک۔ کلمۂ فاعلیت۔ غمناک۔ افسوسناک۔ فرح ناک۔

ور۔ کلمۂ وصفیت۔ نامور۔ جانور۔ تاجور۔ ریشور۔

سار۔ کلمۂ ظرفیت۔ کوہسار۔ شاخسار۔ چشمہ سار۔

آنہ - کلمۂ لیاقت - شاہانہ (سزاوار شاہاں) مردانہ (سزاوار مرداں)
" - کلمۂ نسبت - تاجِ شاہانہ (شاہی تاج) چشمِ مستانہ (مست آنکھ)
" - کلمۂ مشابہت - دلیرانہ (ہم چو دلیراں) بہادرانہ (مثلِ بہادراں)

۶ - (ا) جُملہ مربُوط و مخلُوط :-

اشرف کہ بفرمائشِ پدرش احمد بازار رفتہ بود دو سیر برف را کہ از دُکانِ برف بچہار آنہ خرید بپارچہ اش پیچیدہ بخانہ اش باز گشت -

(ب) کلامِ خطابی :-

(حاجی بابا) آخر بعقلم مشورت آغازیدم کہ بعد شکستنِ کمر چہ کُنم - خواستم لوطی شوم و خرس یا میمونے بخرم - دیدم تعلیمِ خرس و میموں خیلے زحمت دارد و لوطی پیشۂ مخیل و بے حیاست - باز خواستم - فال گیر شوم - لیکن دیدم فال گیر و رمال در مشہد از سگ بیشتر است - از ایں ہم درگزرم

ترکیب

۷-(الف) دلم بُردی و دلداری نکردی
غمم دادی و غمخواری نکردی

بُردی . . . . . فعل بافاعل — جملہ فعلیہ: معطوف علیہ
دِلم (مضافین شدہ) . . . مفعول
و . . . . حرف عطف
نکردی . . . . . فعل بافاعل — جملہ فعلیہ: معطوف
دلداری . . . . . . مفعول
(جملہ عاطفہ: معطوف علیہ)

و (محذوف) . . . . حرفِ عطف

دادی . . . . . فعل بافاعل — جملہ فعلیہ: معطوف علیہ
غمم . . . . . . مفعولین
و . . . . . . خرف عطف
نکردی فعل بافاعل — جملہ فعلیہ: معطوف
غمخواری مفعول
(جملہ عاطفہ: معطوف)

(جملہ عاطفہ)

(ب) بُردی - فعل - ماضی - متعدی معروف - تام - مُثبت - واحد - حاضر -

دل - اسم نکرہ - ذات - واحد -

وَ - حرف - عطف

نہ - حرف - منفی - باعثِ نفیتِ فعل

۸- ترجمہ:-

(۱) ہمیں حالیست آب را- یعنی چوں اند کے جنبش یافت- قوت نمود- روانی اختیار کرد- بغیر مقر ایستادن محال شُد- بحصولِ آرام رفتن و گشتن آغاز ید وا ایستد- اگر کسے مانع شود- ورنہ محوِ تلاشِ آرام گاہ ست گاہے داخلِ کاریز شود و دار القرارش گرداند مگر ہمہ صورتِ سابق- آخر بدریاچہ رسد و قوت را بیفزاید- در یاچہ بحصولِ آرزو اش دواں دواں بہ رود کے و رودک بروقتے پیوندد- امّا رود را راحت کجُا- او نیز بہ ہمیں خیال غلطان بہ جستجوئے آرام گاہ بہ دریا پیوندد- دریا آیا بہ آرام ؟ راحتِ حقیقی را حاصل کردہ است ؟ اصلاً نہ- بیقرار ست برابر فریادِ آرام ! آرام ! امے کُند- گویا ازیں دولت محروم ست- مے خواہد کہ برخیزد- کہ عالمِ بالائی را جائگاہ آرام مے داند- آفتاب را یاد مے کُند- وِردش مے کند- چنانچہ بہ یُمنِ فیضش و برکتِ خودش برپا شُد برخاستن ہماں بود- پیوستن بہ خواہرِ حقیقی خودش ہماں کہ مدتے بود ازو جدا شدہ بود- بخوب تریں بیک دگر پیوستند- و تا زمانے بایک دگر گزاشتند- آخر حضرت ازیں جانب مُضطر شُدند- کہ زیارتِ آرام یُسّرنہ شدہ- آمادۂ رُخصت از خواہرش شُد- او کہ عزیزتر از جانش مے شمردے و فراقش برائے لحظۂ گوارا نکردے ارادہ اش را دانستہ گریستن گرفت- چوں دید کہ مفارقتِ دائمی را مے ورزد- گریۂ بحدے آغازید- نالہ کناں و فریاد کناں شورے برپا کرد- آب ازانجا روانگی اختیار کرد و بے واسطۂ پیشِ مادرش رسید- و داستانِ بے تابی و بیقراری را بہ او وانمود- او پسرِ جدا شدۂ دیرینہ را بکنارش گرفت- بہ سینہ اش پیوست چشمانش را ببوسید- دُعا ہا کرد- غنچۂ دلِ مادر مانندِ عالمِ موسمِ بہار بشگفت- بغایت مفرّحِ دل گشت-

شادمانی نمود۔ لیکن آرزوئے دلِ پسر را تا آخر بکمال نہ توانست رسانید۔ . . . . یعنی آب محبوبِ حقیقی خود را نتوانست یافت۔ غرض ہر چیز قدرت جمادات نباتات و چہ حیوانات بہر حال و ہر وقت راجع آرام است۔ مائل است *

پرچہ چہارم

ا۔ (۱) اصطلاحات معروف و مجہُول کا اطلاق حرُوف واو و یائے پر ہوتا ہے۔ اگر یہ دونو اپنے آپ کو آشکارہ طور پر ظاہر کر رہے ہوں تو معروف کہلائینگے۔ اور اگر ان کی آواز ضمّہ یا کسرہ سے مشابہ ہو رہی ہو تو مجہول کہلائینگے۔ جیسے حور و قصور میں واو معروف ہے۔ ماقبل اس کے ضمّہ خالص ہے۔ آواز پوری اور واضح رکھتی ہے۔ اسی طرح ضمیر و مُنیر میں یائے معروف ہے۔ ماقبل اس کے کسرۂ خالص ہے۔ آواز کشیدہ و مدیدہ ہے۔ لیکن بخلاف زور و شور میں واو مجہول ہے۔ کیونکہ اس کی آواز کا اشباہ و ابہام ضمہ سے ہو رہا ہے۔ ممتاز نہیں۔ اسی طرح شیر و دلیر میں یائے مجہول ہے۔ اس کی آواز کسرہ سے تمیز نہیں کی جا سکتی۔

(ب) (۱) قلب سے مراد حروفِ لفظ کی ترتیب اُلٹنا ہے۔ جیسے شبانگاہ سے شباہنگ۔ درویزہ سے دریُوزہ۔

ابدال۔ لفظ میں کسی حرف کا کسی غیر حرف سے تبدیل کرنا کہلاتا ہے۔ جیسے گُجدم سے کژدم۔ خماں سے کماں۔ کدخُدا سے کتخُدا۔

تعلیل سے مراد لفظ میں ایک حرفِ علت کو دوسرے حرفِ علت

سے بدلتا ہے جیسے قول سے قال قیل۔

(۲) مصدر میں فعل کا ارتکاب اور وقوع جھلکتا ہے اور آخر میں دن یا تن ہوتا ہے۔ جیسے۔ خوردن۔ گفتن۔ یہ مشتق نہیں بلکہ اس سے افعال و اسما مشتق ہوتے ہیں۔ صدور پاتے ہیں۔ اس کا نام جائے صدور اسم بامسمّٰی ہے۔

حاصلِ مصدر۔ اثرِ مصدر ہی لئے ہوتا ہے۔ برابر فعل کی کیفیت و حیثیت ٹپکتی ہے۔ جیسے جوش و خروش۔ خورد و نوش۔ ہر چہار اپنے مصادر کے مفہوم پر ساری وطاری ہیں۔ یہ مشتق ہوتا ہے۔ بالعموم مصدر سے اور کبھی اسم سے زردی۔ مردی۔

فعل سے ارتکاب یا وقوعِ فعل زمانہ کی قید لئے ہوتا ہے۔ یعنی اس کے معانی و مفہوم میں ماضی و حال یا استقبال کی شرط ہوتی ہے۔ جیسے نوشتہ بودند۔ مے نویسد۔ خواہند نوشت۔

۲۔ (ا) فعل امر و ماضی کی ترکیب سے حاصل مصدر حاصل ہوتا ہے۔ جیسے شُست شو۔ گفت گو۔ جُست جو۔ رفت روب۔ زد وکوب

(ب) صیغۂ فعل بالعموم اپنے مسند الیہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ لیکن کبھی اس سے مستثنےٰ بھی رہتا ہے۔ مثلاً زید و بکر ہر دو پیشِ اخوند ایستادہ اند زید شکائت مے کند کہ آغا ایں کتابم ندہد۔ اس میں ندہد صیغۂ غائب ہے حالانکہ اس کا مسند الیہ بکر پاس کھڑا ہے۔ یا رودکی مے گوید۔ اے بخارا شاد باش۔ حالانکہ بخارا میلوں پر ہے اور غائب ہے۔ مگر صیغہ مستعملہ حاضر ہے۔ مہر بابا! ہر وقت یاد م فرمائید بندہ حاضرم۔ یہاں متکلم بجائے غائب ہے۔ اسی طرح وحدت و جمع فعل بھی مطابقِ مسند الیہ ہوتی ہے۔ تاہم اس میں بھی مستثنیات ہیں۔ پنج دانہ انار رسید۔ شیریں کام گردانید۔ دندانہائش شکست۔ سپاہِ دشمناں بے قیاس بود۔

طائفۂ دزداں نشستہ بودند ومنفذِ کارواں بستہ۔ ان مثالوں سے عدمِ تطبیقِ فعل ومسند الیہ ظاہر ہے۔

۳۔ قواعدِ تصغیر:۔

(۱) اضافۂ کاف۔ گرہ۔ گرہک۔ زرہ۔ زرہک۔ نرم۔ نرمک۔

(۲) اضافۂ کاف وہائے۔ زن۔ زنکہ۔ مرد۔ مردکہ۔

(۳) اضافۂ یزہ۔ مشک۔ مشکیزہ۔ ناؤ۔ ناویزہ۔

(۴) اضافۂ چہ یا یچہ۔ باغ۔ باغیچہ۔ صندوق۔ صندوقچہ۔

(۵) اضافۂ واو۔ دخترو۔ پسرو۔ دُختر اور پسر سے۔

(۶) اضافۂ گک۔ نامہ۔ نامہ گک۔ جامہ۔ جامہ گک۔

مواقع استعمال:۔

(۱) تصغیر جیسے در۔ دریچہ۔ کاسہ۔ کاسک۔

(۲) تحقیر جیسے مرد۔ مردکہ۔ زن۔ زنکہ۔

(۳) محبّت جیسے۔ پسر۔ پسرو۔ دختر۔ دخترو۔

(۴) تقلیل جیسے۔ آب۔ آبک۔ کم۔ کمک۔

۴۔ (ا) اسمائے صفت:۔

آسُودہ۔ افزوں۔ مُنکر۔ مُصرّ۔ گریاں۔ لرزاں۔ تاباں۔ خوابندہ

(ب) اسمائے جمع:۔

نجُوم۔ زرہہا۔ سفائن۔ گنجینہ ہا۔ اشجار۔ پسراں۔ ازمنہ۔ بہانہ جات۔

۵۔ (ا) افعالِ امر:۔

رَو۔ روب۔ جہ۔ جو۔ رہ۔ رو۔ گزی۔ گزیں۔ استعمال میں بائے مکسورہ سبھوں کے ماقبل ملحق ہے۔

(ب) اسمائے آلہ :-

تابہ - جاروب - پیمانہ - پلک - بادزن - مضراب - مسطر - تیشہ -

٦- (١) مدتے ست کہ آقا خطے نہ فرستادہ است - بلے عادتِ ایشان ست ہرگاہ مے رَوَد بہ سفر یارانِ وطن بلکہ خانہ وخانماں راہم فراموش مے کُنَد - مے گویند مراجعت کردہ است و بمبئی رسیدہ است - شما یقین طور مے دانید - امروز مرسلہ اش رسیدہ است - در آں نوشتہ است کہ جہاز روانہ گشت امید کہ بندہ فلاں تاریخ خواہم رسید -

(ب) بہ دریا در منافع بے شمار ست (بے جان مسند الیہ پر فعل واحد چاہیئے)

(٢) باآنکہ چندیں بارہ خطہا بہ او فرستادم - نیامد (ان معنوں میں چندیں بارہی مستعمل ہیں - نیز آنکہ میں آں واحد چاہیئے - اور نیامد کا فاعل ضمیر او ہے)

(٣) زہر تو توبہ شکستنیم و سوگند نیز (زموزوں تر - را زاید تھا - ہم نیز اکٹھے خلاف دستور -)

(٤) آں قطرہ ام کہ چرخ فگندہ مرا بدور (مفعول واحد ہے جسکی ضمیر ام کا مبتدا ہے - کہ برائے ارتباطِ جملۂ مخلوط - چرخ واحد موزوں تر)

(٥) دیروز جعفر را بمدرسہ دو ضرب زدہ ام (روزِ گزشتہ دیروز ہے - معدود واحد درست غلط کیونکر اندروں اور بیچوں بیچ کسی ذات کا ظاہر کرتا ہے -)

ترکیب

۷۔ (ا) دوست دشمن میشود صائب بوقت بیکسی
خونِ زخمِ آہواں رہبر شود صیاد را

اے (محذوف)	حرفِ ندا
صائب	منادےٰ
میشود	فعل ناقص
دوست	مبتدا
دشمن	خبر
بہ	حرفِ جر
وقت	مضاف
بیکسی	مضاف الیہ
چوں	حرفِ تمثیل
شود	فعل ناقص
خون	مضاف
زخم	مضاف
آہواں	مضاف الیہ
رہبر	خبر
صیاد	مجرور
را	حرف جر

وقت + بیکسی: مجرور — بہ + مجرور: متعلق خبر
زخم + آہواں: مضاف الیہ — خون + مضاف الیہ: مبتدا
صیاد + را: متعلق خبر

جملہ (ممثل) اسمیہ — تمثیلیہ — جواب ندا
جملہ (تمثیل) اسمیہ — جملہ
جملہ ندائیہ

(ب) دوست - اسم - نکرہ - ذات - واحد -
بیشود - فعل - ناقص - حال - واحد - غائب - مثبت
صائب - اسم - معرفہ - علم - تخلص -
رہبر - اسم - نکرہ - صفت - مشبہ - فاعل ترکیبی - واحد -
۸ - ترجمہ :-
(ا) قریب سہ مثقال افیون خرید - و مرسلہ بہ زنش نوشت "بہ عنبر رسیدہ معلوم شد کہ عزیزہ با پسرک قناد فرار شد - من و شما ہر دو نہ بہ دنیا بلکہ بدرگاہِ خداوند مبتلائے وبال شدیم - بر کسیکہ ایں چنیں مصیبت طاری شد - و بر آبروئے بزرگانش بخاک آمیخت - بکدام روئے بخانہ باز گردد - غلط طریقِ تعلیم نسواں و خبطِ جدید الوضعی بایں روز رسانید - من دریں ایام از دنیا رخصت مے شوم - تا دمے کہ ایں مکتوب بہ شما خواہد رسید - نعشم ہم مدفون شدہ خواہد بود - مگر چہ بد نصیبم کہ مرقدہم نصیبم نہ خواہد شد - دکتور نعشم را خواہند درید - جلاداں دفن خواہند کرد - کفن - قبر - نماز و خیرات را چہ ذکر ایست - ایں ہمہ آفت و ذلت نتیجۂ فقط ہماں شوقیست کہ سالہا مرا بہ سرابِ مغرب ذلیل و گمراہ مے کردہ است - تقلیدِ فرنگ رامے پیمائیدہ است حالا نادمم - روسیاہم - شرمسارم - متأسفم - پشیمانم - خدایا ! روح ناپاکم بحضورت مے رسد - کہ ہیچ پناہے بہ دنیا ندیدہ است" ایں قدر نوشتہ مکتوب را بہ پوستہ انداخت - بازگشت - افیونش خورد افتاد حتے کہ دائم النوم بخسپید ٭
(ب) زمانہ را قرار و ثباتے نیست - دیروز دگر امروزِ دگر - دیروز گرمی - امروز سردی - دیروز شادی امروز ماتم - دیروز کہ تمازتِ آفتاب بود امروز لیست بارانِ متواتر و متکاثر - غرض

چرخِ عالم بہ ہمیں طریق گردان است و دوراں و جاری و ساری۔ و ہم چنیں خواہد رفت و گشت۔ امّا انسان ضعیف البنیان انساں طریق تغیر را فراموش شدہ مے فہمد کہ ہمہ اشیائے دنیوی تبدیل خواہد شُد۔ لیکن درونش و باطنش ناممکن التغیر است۔ ایں را زوالے نیست آہ! اگر دانستے چرا گمراہ شُدے؟

(ج) از داستانِ رامائن چہ قدر تعلیم اخلاقِ حسنہ حصول گردد۔ مثلاً جان برود امّا ایفائے وعدہ را خلافے نشود۔ کوہستانِ آفت و مصیبت بر سر بیفتد لیکن رو گردانیٔ اطاعتِ والدین روند ہد۔ پاسِ اخوّت اگر ہست جان نثارِ برادر بشود۔ زوجہ باشد کہ بر شوہرش قربان گردد۔ رنج و کلفت برداشت کُند مگر دم نہ زند۔ بدی از بدے بالضرور ظہور خواہد شُد۔ گنہگار از گناہش ہم تباہ شود۔ دوست آں باشد کہ تا دمِ آخر دمِ رفاقت بزند۔ شریکِ ہر مصیبت بشود +

پرچۂ پنجم

ا۔ (ا) حُروفِ شمسی سے مُراد (ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن) چودہ حروفِ ابجد ہیں۔ کہ جن سے پہلے بسلسلۂ ترکیب الالفاظ الِ تعریف کا ملفوظ نہیں ہوتا۔ جیسے علم التاریخ۔ کتاب الطِب قطبُ الدّین۔ ترکیبُ النّحو۔ مطلوب الطالب۔ جواہر الزواہر وغیرہ حُروفِ قمری سے مراد (ا۔ ب۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ م۔ و۔ ہ۔ ی) تیرہ حُروفِ ابجد ہیں۔ کہ جن سے پہلے لامِ تعریف ملفوظ ہوتا ہے۔ جیسے راسخ الاعتقاد۔ طُول البلاد۔ شعر العجم سحر القلم حُروف الہجا۔ بیوت الخلا وغیرہ۔ چونکہ شمس یعنی آفتاب کے سامنے

ستارے ناپید ہوتے ہیں۔ اور قمر یعنی ماہتاب کے سامنے آشکارا و پیدا لہذا اصطلاحِ شمسی و قمری کا اِطلاق ہوُا۔

(ب) اقسامِ استفہام :۔

(۱) استفساری۔ گفتا چہ کسی و چیست نامت؟ اصلت زکجا کجُا مقامت؟

(۲) استخباری۔ چہ شُدہ؟ چہ دیدی۔ کہا آمدند و چہا کردند؟

(۳) تعیِنی کدامِ زید؟ کدام ازیں دو؟ کدامش خوب ست؟

(۴) مقداری۔ چہ قدر؟ چندیں سپاہ؟

(۵) تعلیلی۔ چرا نیامدی؟ رُو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں؟

(۶) تعدادی۔ کے آمدند؟ چند تا دانۂ انار آوردی؟

(۷) کیفی۔ بگو چوُنی؟ (کہیئے کیا حال ہے؟) جہاں داند حالِ ما؟

۲۔ (ا) اِسمِ آلہ و اِسمِ ظرف بے شک مشتق بھی ہیں اور غیر مشتق بھی۔ جیسے :۔

مثالِ اشتقاق :۔

اسمِ آلہ۔ کوبہ۔ سُنبہ۔ پیمانہ۔ اُسترہ۔ کوبیدن۔ سنبیدن۔ پیمودن اُستردن مصدروں سے۔

اِسمِ ظرف۔ دوشہ۔ گزشت۔ شار۔ دوشیدن۔ گزشتن۔ شاریدن سے مثالِ عدمِ اشتقاق :۔

اِسمِ آلہ۔ آسیا۔ خامہ۔ کارد۔ تیر۔

اِسمِ ظرف۔ گلستان۔ دیگ وان۔ رودبار۔ کوہسار۔

(ب) امتیازِ معانی :۔

(۱) شکستن۔ لازم و متعدی۔ ٹوٹنا۔ توڑنا۔ محاورۃً۔ شرم کرنا۔ پیچھے ہٹنا۔

گسستن - لازم و متعدی - ٹوٹنا - توڑنا مستعمل بہ لفظاً -

(۲) اُستردن - صاف کرنا - مونڈنا - بالوں کا کاٹنا -

تراشیدن - صاف کرنا - چھیلنا - چھلکا اُتارنا -

(۳) انگیختن - اُٹھانا - اُچھلانا - اُبھارنا - بھڑکانا - حرکت دینا -

برداشتن - اُٹھانا قبول کرنا - اختیار کرنا - ذمّہ لینا -

۳ - (ا) اسمائے اشارہ بالعموم مشارٌ الیہ کے ساتھ مذکور ہوتے ہیں اور ہر حالت میں واحد مستعمل ہوتے ہیں - مثلاً - ایں کساں - آں درختاں - ایں مردُم - ایں انبوہ - ایں چیزہا - آں میوہ جات - لیکن اگر مشارٌ الیہ مذکور نہ ہو یا منفصل واقع ہو تو بصورت جمع اِسمِ اشارہ جمع مذکور ہوتا ہے - جیسے خلافِ مذہب آناں جمالِ اینیاں بین

(ب) اِسمِ اشارہ ایں مُبدّل بہ اِم ہوتا ہے - مگر جب مشارٌ الیہ روز شب سال میں سے کوئی ہو - امروز - امشب - امسال - امشام غلط -

۴ - (ا) اِسمِ مفعول سے مراد وہ اِسمِ مشتق ہے - جو اس ذات پر دال ہو جس پر فعل واقع ہو رہا ہو - اس کی مندرجہ ذیل طرزیں ہوتی ہیں :-

معنوی - جو لفظاً و معناً مفعولیت کا حاوی ہو - جیسے آوردہ اندوختہ -

لفظی - جو لفظاً ہی مفعولیت ظاہر کرتا ہو - جیسے آمدہ - رفتہ - خفتہ وغیرہ -

کیونکہ یہ فعل لازم سے مشتق ہیں کہ جس سے مفعول کا واسطہ تک نہیں ہوتا - حقیقتِ مفعولیت کی شان ان میں کیونکر نمایاں ہو سکتی ہے -

صفتی - جو بہ صفاتِ مشبہ مرکب ہو - جیسے سایہ پروردہ - زبان بریدہ

شاہ نواز (نواختۂ شاہ) پائے لبست (دیوار) وغیرہ۔

(ب) وضاحتِ لغوی:۔

شپّر۔ ادغامِ شب پر۔ پرندۂ شب۔ خفاش۔

دریُوزہ۔ مقلوبِ درویزہ۔ درآویزہ۔ درآویختہ۔ آویختہ و ایستادہ در مراد است۔ درویش۔ گداگر۔

ایمن۔ رامالۂ آمن۔ صفت از امن۔ باامن۔ مامُون۔

پرویزن۔ اِسمِ آلہ از پرویزیدن (چھاننا)

کس مخر۔ ترکیب مفعولی۔ صفت مُشبّہ۔ شے مخریدۂ کسے۔ چیزے کہ آں را کسے مخرد۔

روغن جوش۔ ترکیب مفعولی۔ صفتِ مشبّہ۔ جوش کردہ شدہ بہ روغن شئے غرمز کردہ شدہ۔ مُرغنی۔

جہاں۔ اِسمِ حالیہ۔ صفت الحال۔ از جستن۔ (پھاندنے والا) مراد دنیا۔

زمین۔ منسوب بہ زم۔ جمُود۔ شئے جمُود پذیرفتہ۔ چیزِ ساکت و سخت۔

۵۔ (ا) جنسِ مُقابلہ:۔

پسر۔ زن۔ بندہ۔ عزیزہ۔ بیگ۔ حوّا۔ خروس۔ بانواں۔

امتیازِ مطلوب اسمائے بالمقابل سے اظہر ہے۔

(ب) اسمائے منسوبِ مطلوب:۔

سماوی۔ رضوی۔ فدوی۔ خدائی سُرمئی۔ قلعگی۔ بدخشی۔ گلستانی

۶۔ جُملۂ مربُوط و مخلوط:۔

بہ زمانۂ قدیم چوں بر مملکتِ نہاد بازرگانے کہ برّ و بحر پیمودہ و اقالیم شرق و غرب طے کردہ بود و سرد و گرمِ روزگار دیدہ و

تلخ و شیرین ایّامِ بسیار چشیدہ بود مقدمۂ سپاہ مرگ کہ عبارت از نیست ضعف و پیری تاختن آورد فرزندانِ خود را طلبیدہ پند و نصائح سودمند داد۔

(ب) تکمیلِ عبارات :۔

فرزندا! چند فقرہ از بیاضِ اعلےٰ حضرت خوش آمد۔ بہ اقتضائے شفقتِ اُبوت بے اختیار بہ آں فرزندِ جگر پیوند نوشتیم کہ تنہا متلذذ نہ شویم۔ چندیں چیز بہترینِ اعمال است۔ رُو ندادن بہ مردُم بد۔ نہ رنجیدن بہ عدمِ حصولِ مقصد۔ نرنجانیدنِ مردم خوش خصال۔ بار ندادن بہ مردمِ جہال۔ میل نہ کردن بہ اقوالِ غیرِ عقائد۔ بے خبر نبودن از حالِ متوکلانِ بے مکائد۔

ترکیب

٧٠(ا) سراپا صاف شو تا روبروے یار جا یابی
کہ پیشِ خوبرویاں آئینہ منظور میگردد

شو	فعل ناقص
تو (محذوف) . . .	مبتدا
صاف	خبر
سراپا	متعلقِ خبر
تا	حرف علّت
یابی	فعل
تو (محذوف) . . .	فاعل
جا	مفعول
روبروے .	قائمقام جار
یار	مجرور
کہ	حرفِ علّت
مے گردد	فعلِ ناقص
آئینہ	مبتدا
منظور	خبر
پیش	جار
خوبرویاں . .	مجرور

(شو تا سراپا: جملہ اسمیہ خبریہ — معلول)
(روبروے، یار: متعلق فعل)
(یابی تا یار: جملہ فعلیہ خبریہ — علّت)
(شو تا یار: جملہ معللہ — معلول)
(پیش، خوبرویاں: متعلقِ خبر)
(مے گردد تا خوبرویاں: جملہ اسمیہ خبریہ — علّت)
(کل: جملہ معللہ)

(ب) سراپا - اسم - نکرہ - ذات - واحد - مرکب استیعابی -
روبروئے - اِسم - نکرہ - ذات - ظرف مکان - واحد - مرکب اتصالی -
خوبرویاں - اِسم - نکرہ - ذات - مرکب توصیفی - واحد -
منظور - اِسم - نکرہ - مفعول - واحد - (صفتِ مفعولی)

۸ - ترجمہ :-

(ا) وقت ست دوپہر - موسمِ تابستان - تمازتِ آفتاب - آفتاب مے خواہد - کہ بہ زمین بپیوندد - جانورانِ بے زبان زبانہا برآوردہ مبتلائے دمِ گسستنی اند - طائرانِ بے چارہ منقار کشودہ - باز و گسترده بر شاخہائے درختاں ملتجی مے شوند - ماہیاں رسیدہ اند تا تہِ آب - مگر آنجا ہم راحت کجا - بے قرار گشتہ سرِشاں بد عائے رحمت بالا مے کنند و باز بہ زیریں ساکت شوند - آہ! آسماں چساں چشمانِ غضب آلود باز مے کردہ است - نامِ ہوا مفقود - عرق سر تا پا مے رسد - جنبشِ باد کہ پناہ بخدا! دل بے قرار مے شود - کہ الحفیظ! الحفیظ!! بہر جانب صدائے ست کہ "رحمت فرما کہ کار از حد گزشت"

(ب) داستانِ دُھرُو از ایں کنار تا آں کنارِ ہندوستان مشہور ست - بلکہ بہ ممالکِ یمانیہ و امریکانیہ کہ رواجِ سنسکرت و مذہب قدیمہ را شائق ست - نامِ نامی و اِسمِ گرامیٔ ایں بزرگ بادب یاد میکنند مسموع نہ شدہ کہ بہ ایں چنیں نوسالگی کسے را حُصُولِ معرفت - عبادت و وصالت روئے دادہ بطفیلِ زہدت و ریاضت ببالائے آں منزل رسید کہ ستارۂ نامش تا حال جلال کمال دارد دیرے ست کہ فرمائش ہائے بسیار مے رسید - کہ تذکرۂ احوالش

را بہ محفظۂ سرود مے آریم۔ چنانچہ بہ سعئ بلیغ بکمال رسانیدایم عصیر ہمۂ داستان بہ دو شمارۂ تمام کنانیدیم۔ کہ ازاں نصیحتِ کامل ماہیتِ عالم و صراط المستقیم زہدت و خدمت وغیرہ بخوبی وصول مے گردد۔ باید کہ ہر شائق بخرد و بشنود۔ و بہ غانہا تلقین نماید۔ خود مستفید شود۔ دیگر را منتفع گرداند۔

(ج) (۱) بادشاہ در تمامئے ملکِ خود منادی کنانید۔

(۲) او بر رعایائے خود شفقت مے نمود و ایشاں ہم او را عزیز مے دانستند۔

(۳) در قسمتِ من نوشتہ اند کہ بہ چنیں ذلّت بمیرم۔ مگر منّت مے کنم۔ کہ آیرویم را مریزید۔

(۴) مردے جوانمرد بر قصور شاں کہ او را ناخوش مے کنند اغماض مے نماید۔

پرچۂ ششم

۱۔ (۱) تحریک۔ حرفِ ساکن کو متحرک کر دینا۔ مثلاً برسات بصورتِ تفریس بَرَسات ہوا۔ پہن بعد تحریک پہَن بھی مستعمل ہے۔

تفریس۔ لفظ غیر کا فارسیت میں ڈھالنا اور بدلنا۔ مثلاً ٹھاکر سے تاکر جسکی جمع تکاکرہ مستعمل ہے۔ ٹرین سے ترین۔ لیمپ سے لامپہ۔

تعلیل۔ ہر سہ حروفِ علت کا باہم دگر تغیر پانا۔ قول سے قال۔ قیل امالہ اسی کی ایک صنف ہے۔ معاش سے معیش۔

تعریب۔ لفظ غیر کو عربیت میں لانا۔ مثلاً پیل سے فیل۔ پوٹاسیم سے
بوطاسیوم۔ پنجاب۔ فنجاب۔

ترخیم۔ حرفِ آخر لفظ کا حذف کرنا۔ گرانا۔ بادشاہ سے بادشا۔ دختر
سے دُخت۔ غشی سے غش۔

تخفیف۔ حرفِ مشدّد کو مُشدّد و سُبک کرنا۔ ثقالت و شدت کو رفع کرنا
مثلاً قدّ سے قد۔ جادّہ سے جادہ۔ خاصیّت سے خاصیت۔

(ب) امتیاز:۔

(۱) تشدید۔ کسی حرف کا لفظ میں دوبارہ ملفوظ ہونا۔ اوّل ساکن بعدہٗ
متحرک۔ دلّہ۔ کلّہ۔ ادغام۔ دو ہم جنس حروف کا ایک مشدّد
حرف میں تبدیل کیا جانا۔ شبّو۔ شپّر۔

(۲) واوِ معدولہ۔ وہ واو جو مکتوب ہو مگر ملفوظ نہ ہو۔ جیسے خویش
خورد۔

واو اشمام۔ وہ واو جو مکتوب ہو اور نیم ملفوظ ہو۔ اور حرکت
ماقبل ضمہ و فتحہ کے بین بین ہو۔ جیسے خوش بوزنِ کش۔ خود
بوزن بد۔

(۳) کلمہ۔ لفظ با معنی۔ مجموعہ حروف۔ زید۔ خط۔ نوشت جدا جدا
کلام۔ جملۂ با معنی۔ مجموعۂ الفاظ۔ آبِ زر۔ حُبِّ وطن۔ خط
نوشتم۔

۲۔ (ک) آخرِ لفظ میں دن یا تن ہو۔ اور ساخت پرداخت میں اشتقاق
پذیر ہو۔ تصریف قبول ہو۔ رفتن۔ دیدن۔ وغیرہ۔ تہمتن کے
کے آخر میں اگرچہ تن علامتِ مصدر موجود ہے۔ لیکن یہ اسم
جامد ہے۔ نامِ فعل نہیں اور نہ اس سے تصریف و اشتقاق
ممکن ہے۔ اور یہی حال گرگدن کا ہے۔

(ب) صیغۂ واحد حاضر فعل امر:۔

بچین ۔ ببیں ۔ ببر ۔ بمیر ۔ بتاب ۔ بتاز

۳۔ (ا) استعمال:۔

(۱) امر بجائے مفعول ۔ آرد از آردن ۔ افشاں از افشاندن ۔

(۲) ماضی مطلق بجائے حاصل مصدر ۔ خریدِ من ۔ فروختِ او ۔ گفتِ پیر ۔

(۳) ماضی تمنائی بجائے ماضی استمراری ۔ پیوستہ بہ عیش و نشاط محو بودندے و نغمۂ طرب و انبساط استماع نمودندے ۔

(ب) کمک اسمِ مصغّر از کم (تھوڑا سا) ہے ۔ جیسے:۔

کرمک ۔ نہالچہ ۔ کنک ۔ خمرہ ۔ چرخہ ۔

۴۔ (ا) صراحت لغوی:۔

آسمان ۔ آس ۔ مان ۔ شئے مانندِ آس (چکّی) بشکل و گردش ۔

پائدان ۔ مرکب پائے و دانِ ظرفیت ۔ جائے نہادن پا ۔

خانہ بدوش ۔ شخصے کہ خانہ اش بر دوش مے باشد ۔ پیوستہ مسافر ۔

بالاپوش ۔ جامۂ برائے پوشیدنِ بالا ۔ ببر کردنِ سر و بر (اوڑھنا)

آب ریز ۔ اسمِ ظرف از آب ریختن ۔ جائے ریختنِ آب ۔ سوراخِ آب ۔

دستاویز ۔ اسمِ مفعول صفتی ۔ مرکبِ دست ۔ آویز ۔ آویختہ شدہ داست ۔ گرفتِ دست ۔ تمسکِ دستی ۔ رسیدِ شخصی ۔ سندِ ثبوت ۔

گوہربار ۔ اسمِ فاعل ترکیبی ۔ بارندۂ گوہر ۔ صفت مشبّہ ۔ باران دُر کنندہ ۔

کوہ وقار ۔ مرکبِ تشبیہی ۔ وقار ہمچو کوہ ۔ ذاتِ موقّر ۔ کہ وقارش

مثلِ کوہ ست ۔

(ب) اسمائے منسوبِ مطلوب :۔

ماہانہ ۔ شاہی ۔ ازلی ۔ مغلیہ ۔ بصری ۔ زُہروی ۔ مکّی ۔ گنگوہی ۔

۵ ۔ (ا) حاصلِ مصدر :۔

گریہ ۔ فریفتگی ۔ جنبش ۔ خندہ ۔ فقر ۔ سفارت ۔ قہر ۔ ظہُور ۔

(ب) اسمائے صفت :۔

ہوشیار ۔ جوشاں ۔ مُشمّع ۔ دافع ۔ مخصُوب ۔ محاسِب ۔ بصیر ۔ زایر ۔

۶ ۔ (ا) جملاتِ صحیحہ :۔

(۱) درس گرفتم و وظیفہ نیز یافتم ۔

(۲) من آنجا نتوانم رفت و نخواہم رفت ۔

(۳) پرہا کبوتر ببندید تا پرواز نکند ۔

(۴) حیف کہ عاقلاں فاقہ کشی کنند و جاہلاں سیر شوند ۔

(۵) ہمہ شاں باہم دِگر ملدّر شُدہ اند ۔

(۶) ایں سنگ چہ قدر سنگین است ۔

(ب) بطرزِ تخاطب :۔

آغا حشر (بہ طفل) آیا فارسی بدانی ؟ محاورۂ فارسی بفہمی ؟

طفل ۔ (بجواب) کم کمے توانم خواند اما بحرف زدن مہارتے ندارم ۔

آغا حشر ۔ زبانِ فارسی خیلے آسان ست ۔ اگر سعیئے بکنی باندک مُدتے یاد گیری ۔

طفل ۔ کتابے ندارم و ندانم کہ از کجا کتابِ فارسیئے جدید دستیاب کنم ۔

آغا حشر ۔ شنیدہ ایم کہ بہ لاہور چاپ شدہ است ۔

۷-(ل)

ترکیب

من از گل باغ میجویم تو گل از باغ میجوئی من آتش از دخان بنیم تو از آتش دخان بینی

میجویم		فعل				
من		فاعل	جملہ فعلیہ			
باغ		مفعول		مُستدرکِ منہٗ	جملہ استدراکیہ	
از	جار	متعلقِ فعل				
گل	مجرور					
مگر				حرفِ استدراک	معطوف علیہ	
میجوئی		فعل				
تو		فاعل	جملہ فعلیہ			
گل		مفعول		مُستدرک		
از	جار	متعلقِ فعل				جملہ معطوفہ
باغ	مجرور					
و					حرفِ عطف	
بنیم		فعل				
من		فاعل	جملہ فعلیہ	مُستدرک منہٗ	جملہ استدراکیہ	
آتش		مفعول				
از	جار	متعلقِ فعل				
دخاں	مجرور					
لیکن				حرفِ استدراک	معطوف	
بینی		فِعل				
تو		فاعل	جملہ فعلیہ			
دخاں		مفعول		مُستدرک		
از	جار	متعلق فعل				
آتش	مجرور					

(ب) تصریف:-

من - اسم - معرفہ - ضمیر - فاعلی - واحد متکلم -
میجویم - فعل - تام - حال - متعدی - معروف - مثبت - واحد متکلم
دخاں - اسم - نکرہ - ذات - واحد
از - حرف - جار -

۸ - (۱) ترجمہ:-

گویند - بروے زمین قبل از جملۂ نباتات درختِ خرما پدیدار آمد این بہ راست شدنِ قدش - جان داشتنِ لبسرش - ممیز شدن بہ نر و مادہ اش - و بسببِ حامل شدنش بہ انسان مے ماند - بہ شگوفہ اش غلاف لطیف و باریک مے باشد - کہ دراں بچہ اش میشود - نیز بہ بدنش مثلِ انسان پوست مو دار مے باشد -

ثمرش بغایت لذیذ مے شود - وخوشنما و شیریں باشد - اگر تر کردہ بہ شیر تازہ خوردہ آید - تقویت نماید - بہ طبع استقلال آرد خائیدنِ برگِ خرما بوئے سیر و پیاز را رفع کند - پوستش - ریشہ اش غرضیکہ جملہ عضو و جزوش مثل جوز ہندی بہ استعمال گوناگوں مے آید -

آبپاشیئ این درخت اگر بہ آبِ شیریں کردہ آید - مضرِ ذائقۂ میوہ اش مے افتد - و اگر بہ آبِ تلخ و اشخاری شود - مفید گردد - سُبحان اللہ! چہ حکمتِ الٰہی ست!

(ب) رئیس الدفتر از تاجرانِ ہرات دریافت نمود - دعوئے تاں چیست؟ ایشاں مجیب گشتند - کہ ما از سالہا آمد و رفت بہ مشہد مے کنیم - فاما این چنیں عدیم الرواجی گاہے ندیدیم - کہ این بار روا داشتہ اند - یعنی چوں قیمتِ مالِ خود را از خریداراں بہ سکۂ انگلسیہ

وصول کردیم ۔ رفتیم تا حسبُ السّابق پارچہ از بزازاں خرید کردہ باز گشتیم ۔ چنانچہ پارچہ خریدیم و خواستیم ۔ قیمتش بہ ہماں سِکّہ اش ادا کُنیم ۔ بزازاں بہ وصولِ قیمت بہ آں سِکّہ انکار کردند ۔ بعد چندے گفتند ۔ قبولیم مگر بمقابل یک توماں سہ روپیہ مے گیریم ۔ چونکہ حسب الرواج مبادلہ دو دنیم روپیہ باید اصرار نمودیم کہ بہ نرخِ مروجہ وصول کُنند ۔ بزّازاں غوغاے نمودند ۔ کہ افغاناں دُکانہائے مارا بغارت مے خواہند برند ۔ حالہ گزارش و نالش بہ شماست کہ انصاف ورزیدہ آید ۔

(ج) کسانیکہ بہ سِنّ صِبا مشق و ورزش را ورزیدند ۔ دم زدند ۔ بہ عمرِ آخری ایشاں را عصائے پیری شدہ ہموارہ بہ حس و حرکت بہ تابِ تواں نظر آمدند ۔ کور ۔ کرّ و کُوز نہ شدند ۔ حاجتِ دُکتُور کم افتادہ ۔ تا دمِ مرگ بہ آوازِ شاں زورے و بہ طبع شاں شورے یافتہ شد بعد از فراغِ امورِ دنیوی بہ فکر و غورِ آخرت ہم محو شُدند ۔ راست ست کہ کاہلی نزدِ مردِ چابک و چُست نہ آید ۔ اگر جسمے ست جان و اگر جان ست ۔ رُوح ست ۔

پرچۂ ہفتم

(۱) حذف سے مُراد کسی لفظ یا حرف کا گرا دینا ہے۔ جیسے پانزدہ مُحذوف پانچ از دَہ کا ہے۔ گوَزن محذوف گاؤ وزن کا ہے۔ دَسے محذوف دیجور۔

تخفیف حرفِ مُشدّد کو غیر مُشدّد و سُبک کرنا کہلاتا ہے۔ جیسے مادّہ سے مادہ۔ کیفیّت سے کیفیَت۔ حقّ سے حق۔ نظّارہ سے نظارہ۔

ترخیم کسی لفظ کے آخری حرف کو گرانا کہلاتا ہے۔ جیسے گوزن سے گوز۔ مانند سے مان۔ شاد سے شا (شاباش میں) ؎

کیا شاد کی ترخیم کرے ہے زبان خلق
شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شاد باش ہے

حذف = حک و محو کردن۔
تخفیف = سُبک و کم وزن کردن۔
ترخیم = فقط دُم بُریدن۔

(۲) صفت سے مراد وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی زشت و خوب کو ظاہر کرے۔ اور وہ بھی صرف اُس کی صنف کو نہ کہ مکمل حالات و اوصاف کو۔ جیسے مردِ نیک۔ زنِ بد۔

بدل سے مراد وہ اسم ہے جو بے علامت صفت یا کسرۂ اضافت دوسرے اِسم کے بعد واقع ہوتا ہے۔ اور مفہوم و معلوم اوّل کو پورے طور پر واضح اور آشکارہ کر دیتا ہے۔ جس سے مطلب

کھُل جاتا ہے ۔جیسے جلال الدّین مولانائے روم ۔ یلِ نامور رستمِ پہلوان ۔ احمد برادرِ شما میں ہر ایک مرکب کا جزءِ ثانیہ بدل ہے ۔جو معروف تر ہے اور پہلے کی صراحت کر دیتا ہے اور کلیہ طور پر معانیٔ اوّل پر دال و حاوی ہے یہ مقصود بالذّات ہوتا ہے ۔ خلاف صفت کے کہ مقصود بالذات نہیں ہوتی ۔

عطفِ بیان سے وہ اِسمِ مخصّص مراد ہے جو عُرف و شہرت کی بنا پر اپنے ماقبل کی توضیح تصریح کر دیتا ہے ۔جیسے محمود ابنِ سبکتگین ۔جلال الدّین اکبرِ اعظم ۔ قطب الدین ایبک میں ابنِ سبکتگین ۔ اکبر اعظم ۔ایبک عطف بیان ہیں ۔ جو نسبتاً معروف تر ہیں ۔ادر ترکیب میں آکر باعثِ وضاحت و صراحت ہوتے ہیں ۔ یہ بھی کلیہ طور پر ان نکات کو نہیں کھولتا جن کو بدل کھولتا ہے ۔نیز اس میں کسی قسم کی وصفیّت کی کیفیت بھی نہیں پائی جاتی جو اسم صفت میں ہوتی ہے ۔

صفت = کیف ۔حال ۔ وصف ۔تعریف ۔ نشان ۔ علامت جوہر وغیرہ ۔

بدل = عوضی ۔ ثانوی ۔ بالمقابلہ ۔مُشابہ ۔برابر ۔ مساوی ۔ معادل وغیرہ

عطفِ بیان = اضافۂ بیان ۔ زیادتِ وضاحت ۔بیشتر صراحت کیفِ مزید وغیرہ ۔

(ب) امثلہ :۔

حروفِ قمری ۔عید اُلفِطر ۔عینُ القِطر (چشمۂ کبریت) میں ف اور ق ۔

حرفِ شمسی - عوام النّاس - سمت الرّاس میں نّ اور رّ
اشباع - اِستادن سے ایستادن - اُفتادن سے اوفتادن -
امالہ - آمن سے ایمن - نہاب سے نہیب - سعدی ؎
زہے ملک دوراں سرِ در نشیب
پدر رفت و پائے پسر در رقیب
فکّ اضافت - سرنامہ - سرچشمہ - (دراصل سرِ نامہ - سرِ چشمہ)
قلبِ اضافت - جہاں پناہ - نشست گاہ (دراصل پناہِ جہاں گاہِ نشست)

۲ - (ا) بَ جب اِسم پر آتی ہے تو ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے - اور بامعنی ہوتی ہے - جیسے بخانہ - بگُل - بمَن - لیکن جب فعل پر آتی ہے تو مکسور آتی ہے - اور زاید ہوتی ہے - بالعموم ماضی - مضارع اور امر پر آتی ہے جیسے - بگفت - برفت - بیاید - بگیرد - بگو - بخواں - بعض کہتے ہیں کہ حرفِ ماقبلِ فعل مضموم ہو تو اسے بھی مضموم کرنا درست ہے - جیسے بُگذار - بُکُن - بُخُور - عربی میں اسم پر بھی مکسور ہی آتی ہے - بسم اللّٰہ

(ب) استعمال :-

(۱) اِسم بطور موصوف - مِن بدقسمت - مِن بیدل - (فقط واحد متکلم حالت)

(۲) فعلِ ناقص بجائے فعل تام - خدا بُود (یعنی خُدا موجود بُود) من بُودم - (یعنی من موجود بودم) کار شُد (کار تمام شُد) آفتاب برآمد میں جملہ فعل ناقص بجائے تام مستعمل ہیں -

(۳) فعلِ امر بطور حاصل مصدر - سوزِ جگر - رنجِ دلی - خور و نوش - جوش و خروش وغیرہ افعال امر بطور حاصل مصدر مستعمل ہیں -

۳۔ (ا) تصغیر۔ مُصغّر کردنِ اسم۔ جیسے باغ سے باغیچہ مشک سے مشکیزہ
تذکیر۔ مُذکّر نمودنِ اسم مُونث جیسے مادر سے پدر۔ مادیاں سے اسب۔
تنکیر۔ امتیاز کردنِ اسم نکرہ۔ تعمیم نمودنِ اسم۔ کسے نیامد۔ شخصے را دیدم میں یائے تنکیر ہے۔
(ب) صیغہ جمع متکلم مستقبل مجہول از مصدر ناراض شُدن:۔
ناراض کردہ خواہیم شُد۔
۴۔ (ا) دئے ہوئے سابقوں کا استعمال:۔
سر۔ تکبیر کے لئے۔ سربخش (بڑا حصّہ) آغاز کے لئے۔ سرنامہ (شروع نامہ) افسری کے لئے۔ سرخیل۔ سردار۔ سردفتر۔
خر۔ تکبیر کے لئے۔ خرگاہ۔ خرمگس۔ خرمُہرہ۔
در۔ ظرفیّت۔ درخانہ۔ مفعولیّت۔ درمن آموخت۔ جانبیت۔ درتو آیم۔
ہر۔ عمومیّت۔ ہرجا۔ ہروقت۔ مَوصُولیّت۔ ہرآنکہ۔ ہرآنچہ شرطیّت ہرگاہ۔
با۔ اِلصاق۔ بالُطف۔ معیّت۔ اسپے بازین۔ استعانت۔ باچشمِ دل۔ وصفیّت۔ باخبر۔ باخُدا وغیرہ۔
نا۔ منفیّت۔ ناراض۔ ناخوش۔ ناتواں۔ وغیرہ۔
وا۔ مَوزونیت۔ واگُذاشت۔ واماند۔ زیادت۔ واجُستن۔ (بہت ڈھونڈنا) شگفتگی۔ وا شُدن (کِھلنا) اتمامِ فعل۔ وا رفتن (چلا جانا) وغیرہ۔
لا۔ منفیّت۔ لامحالہ (ناچار) لاثانی (بے نظیر)

(ب) اسمائے مُصغّر مطلوب :-
زاغچہ - دانگ - دوشک - نامگک خُمرہ - سُمک - نہالچہ - دوالک -

۵- (ا) حاصل مصدر مطلوب :-
تحمّل - تأمّل - رعب - عتاب - ذہانت - حُسن - خراش - دہشت -

(ب) اسمائے بالمُقابل :-
حِسّ - اُسُس - یقین - موَازین - سَہم - اَطعِمہ - اَصل - رُسُل -
اسمائے مسئولہ بالترتیب جمع اور واحد ہیں - اور مجیبیہ بر عکس -

۶- استعمالِ الفاظِ محذوفہ :-
کتاب کلیلہ دمنہ را دانشوران ہند از زبانِ بے زباناں فراہم آوردہ
پند و حکمت بہ بازی و ہزل آمیختند - گویا بہ داروئے تلخ شکر ریختند
کہ مزہ اش گوارا شود - و یادگرفتن بر خرد سالاں گراں نیامد - وچوں
بزرگ شوند درانچہ یادگرفتہ اند - اندیشہ نمایند - و عقل را با تجربہ
یابند - چنانچہ کودکے بہ سِنّ تمیز رسد - پائے او بر سرِ گنجے اُفتد
کہ پدرش نہادہ باشد -

(ب) تحلیل و تکسیر جُملۂ مرکبۂ مخلوط :-
سیّاحے بُود - او معمّر بُود - او ضعیف بُود - مردم او را دیدند - او در
محفل نشستہ بود - او نقلہا مے کرد - نقلہائے او دلکش بود نقلہائے
او دلِ اہلِ محفل را از دستِ ایشاں مے ربُود - شخصے بود در محفل -
آں شخص از نقلہائے سیّاح بسیار متاثر گردید - او در محفل ایستاد -
او سیّاح را مرحبا گفت -

۷۔ (ا)

ترکیب

می روی و گریہ می آید مرا
ساعتے بنشیں کہ باراں بگذرد

لفظ						
می روی	فعل	جملہ فعلیہ	معطوف علیہ	جملہ عاطفہ	عِلّت	جملہ معلّلہ
تو (محذوف)	فاعل					
و			حرفِ عطف			
می آید	فعل	جملہ فعلیہ	معطوف			
گریہ	فاعل					
مرا	متعلق فعل					
لهذا					حرفِ علّت	
بنشیں	فعل	جملہ فعلیہ	معلول	جملہ معلّلہ	معلول	
تو (محذوف)	فاعل					
ساعتے	متعلق فعل					
کہ			حرفِ علت			
بگذرد	فعل	جملہ فعلیہ	علّت			
باراں	فاعل					

(ب) تحلیلِ صرفی :۔

گریہ ۔ اسم ۔ نکرہ ۔ حاصلِ مصدر ۔ اسم فعل ۔ واحد ۔ حالت فاعلی ۔
مرا ۔ اسم ۔ معرفہ ۔ ضمیر ۔ مفعولی ۔ واحد ۔ متکلّم ۔ (بہ ترکیب جار مجرور)

ساعتے - اِسم - نکرہ - ذات - واحد - بحالت تنکیر -
باراں - اِسم - نکرہ - اِسم فعل - بحالت فاعلی -

۸ - ترجمہ :-

(ا) کُرّہ آتشیں سوزاں تاباں - درخشاں - فروزاں - جنباں ولرزاں از پائین باغ بہ تالاب کلاں اُفتاد - و باز بر آمدہ چندیں ہزار فُٹ برخاست - از درونش دو دیوِ آتشیں پیدا شُدند - کہ بایک دگر مثلِ رُستم و اسفندیار خوب آویختند - بہ اثنائے ستیز و آویز چوں شکمِ شاں دریدہ شُد - دو نہنگانِ جنگی بر آمدند و خوب بہ ستیز پیوستند چوں سرِ شاں قلم شُد و تن باقی ماند - از آسمان ہزار ہا مار مثل شعلہا نمایاں شُدہ بایکدگر آویزاں ستیزاں و خوراں بہ گوناگوں حشرات الارض کژدم - ملخ تا عقاب پدیدار آمدند - اہلِ نظارہ بہ حیرت و سکوت گشتند - کسے سحر انگاشت - کسے طلسم - دیگرے گفت نظر بند یست -

(ماخوذ از تصنیفِ پام)

(ب) اورنگ زیب با خوندش کہ بامُیدِ انعام و اکرام بہ دربار رسیدہ است مخاطب است فرمود - "مُلا صاحب! فرمائید - درخواستِ شُما ؟ آیا دعوے الیست شُمارا کہ بہ خواصِ دربار قبولِ شُمول آید - لاکن قبل ازیں بہ اثبات نمائید - کہ آیا مستحقِ احترام ہم ہستید یا خیر - ازیں انکارے نیست کہ اگر تعلیم و تربیت مارا بطورِ شائستہ نمودید - بالضرور ممتاز شدید -

آیا یاد مے توانید فرمود کہ کُدام واقفیت از جناب حاصل شُدہ است - غالباً شُما فقط ہم ایں بیان فرمودید - کہ فرنگستان زیادہ از جزیرۂ نیست و بس - کہ در آں اوّلِ حاکم پرتگیز - بازولندیز

وبعدہٗ انگریز گشت۔ متعلقِ فرانسہ واندلس اطلاعے دادہ اید کہ فرمانروایان شاں مثل نوابگاں ماند۔ و ہیچ مملکتے را بمقابلِ شان و شکوہِ سلاطین ہند تابے نیست۔ ہمہ شاہانِ شرق و غرب مے لرزند۔ سبحان اللہ! جغرافیہ دانی و تاریخ دانیٔ شما۔ آیا برائے اُستادِ مثلِ منم لازم نبود۔ کہ طاقتِ جنگی و قوتِ برّی و بحریٔ ہر قومِ عالم۔ وسائلِ دخلش۔ طرزِ انتظامِ حکومت۔ رسم و رواجِ مُلک۔ اُصُولِ بنیادیٔ سلطنت۔ اسبابِ ترقی و تنزّلِ سابقہ و حالہ۔ حادثات و واقعاتِ انقلاب اندازو غیرہ وغیرہ را تعلیم نمودے۔ واز تاریخ عالم و سوانح بنی آدم کاملاً آگاہ فرمودے واز گُوناگُوں مصالح و حکم نظمی و عملی بہرہ ور کردے . . . .

غرض . . . . .

(ج) امروز کہ چشم بیناست۔ زبان گویا۔ گوش شنواں۔ عقل قائم۔ پا رواں و ہر دو دستے سنت۔ باز۔ لیکن چوں قضا آید۔ ہمہ ایں ساکن و بے حس خواہد شُد۔ و ہیچک از آنہا ہمراہ ات نخواہد رفت۔ اگرچہ امروز یا لُست ✤

پرچۂ ہشتم

۱- (۱) حرفِ مُہملہ - حرف بے نقطہ جیسے د - ر - س - ص وغیرہ
یائے مجہولہ - یاے بغیر کسرۂ ماقبل - جیسے یائے - کسے - خسے - لیک - ہیچ -
نُون غنّہ - نونِ ساکن - جس کی آواز ناک سے آئے - عموماً حرفِ مدّہ کے بعد آتا ہے - جیسے چُناں - چساں - چوں - چُنیں -
واو معدولہ - جو نوشت میں آئے مگر پڑھا نہ جائے - جیسے خود - خواب -
الفِ ممدُودہ - جس کی آواز دراز اور کشیدہ ہو - جیسے - آب - آز - مآل -

(ب) تفاوُت :-
(۱) مترادف وہ الفاظ ہیں جو ہم معنی ہوں - جیسے صنف - قسم نوع -
مشترک وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ معنوں میں مستعمل ہو - جیسے دام = جال - دام = چارپایہ -
(۲) اضافت - دو اسموں میں ایک ناتمام لگاؤ ہوتا ہے مرکبِ اضافی کلامِ غیر مکمل و ناقص میں ہوتا ہے - سامع مزید علیہ کا منتظر رہتا ہے - اسپِ زید - آبِ زر -
اِسناد دو اِسموں میں رشتۂ تام ہوتا ہے - ترکیبِ اسناد پوری بات ہوتی ہے - کلامِ مفید یا جملہ کہلاتا ہے - سامع مزید علیہ کا

منتظر نہیں رہتا۔ جیسے زید آمد۔ او نیک است۔ شب گذشت۔ آفتاب بر آمد۔

(۳) جمع۔ کسی لفظ کے معنئے وحدت کو کثرت میں لانا جمع کہلاتا ہے۔ جیسے آں سے آنہا۔ اسپ سے اسپاں۔ آمد سے آمدند۔ گفت سے گفتند۔

اِسمِ جمع۔ صرف وہ اِسم جو جمع کے لئے ہی مُوضُوع ہوں۔ جیسے گروہ۔ انبوہ۔ بزم۔ مردُم اِسم مجمع بھی کہلاتے ہیں۔

۲۔ (۱) غلامِ مصر اور ماہِ کنعان ہر دو اگرچہ ظاہرا اسمائے نکرہ معلوم ہوتے ہیں لیکن ان سے مراد یوسف ہے۔ جو حضرت یعقوب کا بیٹا اور حُسن وجمال میں یکتا تھا۔ اسے ماہِ کنعان کا لقب حاصل تھا۔ اور آپ مصر میں بطور غلام رہے لہذا یہ نام ہوا۔ چونکہ دونوں میں اشارہ ایک ہستئے خاص کی طرف ہے۔ لہذا ہر دو اسما معرفہ ہیں یا نکرۂ مُخصّصہ (معہُودِ خارجی یہی ہے)

(ب) استعمال:۔

فعلِ امر حاضر۔ دُزد گریخت۔ دُزدیدن سے دُزد۔ فعل امر اور مستعمل بطورِ فاعل۔ افشاں بر پیشانیش نگر۔ مراد آویختہ۔ افگندہ قسم از ترصیع عروس۔ افشاں افشاندن سے فعل امر مگر مستعمل بطورِ مفعول۔

ببیں سوز و گدازِ من! سوز و گداز فعلِ امر از سوختن۔ گداختن۔ لیکن مستعمل بطور حاصل مصدر۔

فعلِ ماضی مطلق۔ از حق نباید گزشت۔ حق سے نہ گذرنا چاہیئے۔ بطورِ مصدر۔ بست روپیہ خریدِ من است۔ بطور حاصلِ مصدر۔ آردِ گندم نعمتے ست۔ آرد کو فعل ماضی مطلق ہے مگر مستعمل 'پسا ہوا' کے معنوں میں ہے۔ جو مفعول ہے۔

۳- (ا) صراحتِ اشتقاق:-
سکنجبین - مُعرّبِ سکنگبین - مرکب از سرکہ و انگبین - ترشی و شہد - شیئے ہاضم -
اندوہگین - مرکب از اندوہ - (غم) گیں (علامتِ فاعلیّت)
مشاہیر - جمعِ مشہور جو شہرت سے اسم مفعول ہے -
دساتیر - جمعِ دستور جو مرکب از دست - ور ہے - یا دست آور - مراد ہاتھ والا - اختیار والا - رُکنِ کارکن - وزیر - قاعدہ اور قانون میں بھی مستعمل ہے -
منتشر الخیال - منتشر اسم فاعل از انتشار - خیالات میں پریشان و گرداں -
مُرفہ الاحوال - مُرفہ اسم مفعول از رفاہ (آرام) احوال جمع حال - آسودہ حالت -
مخدوم جہانیاں - مخدوم اسم مفعول از خدمت - مراد سردار - اور جہانیاں جمع جہانی - اہل دنیا کا سردار مرشد -
پیشوائے زمانیاں - پیشوا مرکب از پیش - وا - جلو رونده - رہنما - زمانیاں جمع زمانی - اہلِ زمانہ - لوگوں کا پیشوا - رہنما - گُرُو -
آئینہ - مرکب آئین (زینت - آرائش - زیبائش) کلمہ نسبت ہ یا مانِ زینت - یا آہن وہ - منسوب آہن - چونکہ اوّل اوّل فولاد سے بنایا گیا تھا -
سراسیمہ - سر - آسیا - ماں - سر مانندِ آسیا گرداں - چکرانا سر کا - اضطراب - پریشانی - سرگردانی مراد ہے -
تہذیب الاخلاق - تہذیب مصدر عربی - پاک کردن شُستن - اخلاق جمع خُلق (عادت) عادات واطوار کا سنوارنا - بنانا - اچھا کرنا -

شہرۂ آفاق ۔ شہرہ مستعمل بطور مفعول ۔ آفاق جمع اُفق ۔ اطرافِ فلک

(ب) فائدۂ ہائے :۔

لاَلہ ۔ ہم چوں لال ۔ سُرخ پھُول ۔ (ہائے تشبیہی)

ہاَلہ ۔ ہال (آرام ۔ سکون) یافتہ ۔ پڑا ہوُا ۔ چھپایا ہوُا ۔ (ہائے مفعولی)

ماَلہ ۔ ملنے کا آلہ ۔ لپائی کا آلہ ۔ مالیدن مصدر سے ۔ (ہائے آلیہ)

خاَلہ ۔ مُونّثِ خال یا خالوُ (ہائے تانیث)

ناَلہ ۔ گریہ ۔ زاری ۔ نالیدن سے ۔ (ہائے حاصل مصدری)

یکسالہ ۔ ایک سال کا ۔ (ہائے منسوب)

۴ ۔ (ا) اسمائے جمع :۔

تختہا ۔ اوقات ۔ چمنہا ۔ اوطان ۔ خرُوساں ۔ عرائس ۔ درہا ۔ آلام ۔

(ب) اسمائے صفت :۔

ماؤُف ۔ محتاج ۔ مُضِیف ۔ مُرتاض ۔ مُؤذّن ۔ مہیج ۔ ممکن ۔ مومن ۔

۵ ۔ (ا) امثلۂ مطلوُبہ :۔

یائے وحدت ۔ شخصے را دیدم ۔ عصائے در دستے ۔

ہائے نسبت ۔ آئینۂ چینی شکست ۔ طفل یکسالہ ۔

یائے تنکیر ۔ بہ دہے رسیدم ۔ چیزے نیافتم ۔

کافِ تصغیر ۔ طفلک ڈھلک مے کوبد ۔

چۂ مساوات ۔ چہ سنگ و چہ زر ۔ (برائے نہادن یکساں ست) چہ بر خاک و چہ بر تخت ۔

تنسیق الصّفات ۔ جہانگیرِ عالم کشائے عدل گُستر ۔ لشکرِ جرار ظفر آثار ۔

(ب) اسمائے مُونّث :۔

خُوشدامن ۔ مادہ شُتر ۔ مادہ خر ۔ بُز ۔ عروسک (تیتری) خانم ۔ شبّانہ ۔

۶- (ا) جُملۂ مربوط و مخلوط :-

یکے از اعراب بادیہ نشین کہ آبِ شور مے نوشید و بر برگ درختاں و بیخ گیاہاں بسر مے بُرد- بر کنار موضع رسیدہ چشمۂ آب شیریں کہ بہ آمیختنِ گِل و لائے مُکدّر و منغض بود یافت۔

(ب) جُملات صحیحہ :-

(۱) بلے! آں شہر بلبِ دریاست (بہ دریا مراد اندر دریا شود)

(۲) گواہاں قسم خوردند۔ (جمع جاندار آں سے ہوتی ہے۔ قسم خوردن ہوتا ہے نہ گرفتن)

(۳) ہر کہ بیالد بنالد (مُسند الیہ واحد ہے لہٰذا فعل واحد ہو)

(۴) کارِ امروز بر فردا مگذار (در فردا۔ کل میں غلط ہے۔ دار۔ کسی چیز کے رکھنے کو)

(۵) آئینہ ام از تقدیر شکست۔ (ضمیر مضاف الیہ فقط آئینہ کے لئے ہے تقدیر کے لئے نہیں۔ مُسند الیہ صیغۂ غائب فعل بھی غائب چاہیئے۔

(۶) خوب شُد اسبابِ خُود بینی شکست۔ (خوب ناتمام تھا۔ مسند الیہ بے جان فعل واحد ہو)

۷-(۱)

ترکیب

گُزشتہ خواب و آئندہ خیال است
غنیمت داں ہمیں دم را کہ حال است

لفظ	ترکیب				
داں	فعل				
تو (محذوف)	فاعل				
ہمیں	اشارہ				
دم	مَوصُول				
کہ (محذوف)	حرفِ صِلہ				
است	کلمۂ ربط	جملہ اسمیہ			
آں (محذوف)	مبتدا	جملۂ صلہ	مشارٌ الیہ	مفعول	معلُول
حال	خبر				
را	علامتِ مفعول				
غنیمت	مفعُول ثانی				
کہ (محذوف)	حرفِ عِلّت				جملہ مُعللہ
است (محذوف)	کلمۂ ربط	جملہ اسمیہ			
گُزشتہ	مُبتدا		معطوف علیہ		
خواب	خبر				
و	حرف عطف		جملہ عاطفہ	عِلّت	
است	کلمۂ ربط	جملہ اسمیہ			
آئندہ	مبتدا		معطوف		
خیال	خبر				

(ب) تصریف :-
گزشتہ - اسم - نکرہ - مفعول - (بہ حیثیتِ استعمال - از مصدر لازم) واحد
آئندہ - اسم - نکرہ - فاعل - واحد -
ہمیں - اسم - معرفہ - اشارہ - تاکیدی - قریب - واحد -
حال - اسم - نکرہ - ذات - واحد -

۸ - ترجمہ :-

(ا) حضرت ! بہ تاریخ راجانِ سلفِ کشمیر نوشتہ است کہ بہ زمانہ قدیم این ہمہ ملک سیاہ آب بزرگے بود - کہ آبش را پیرِ مرتاض کہ نامش کاشبا بود بہ برکتِ دعایش کوہستانِ بارہ مولہ را شگافیدہ برآوردہ - ذکرش بہ کتابے موجود است کہ حسب الارشادِ جہانگیر بعد از تلخیصِ تواریخ ماسبق بزبانِ فارسی مرتب شدہ بود - کہ دریں ایام ترجمہ اش را جاری مے کردہ ام - اگرچہ زغرق شدنِ ایں طبقہ انکار نمے تواند کرد - بلکہ ہم چنیں انقلاباتِ روئے زمیں را امثلۂ دیگر ہم است لیکن معاً ایں امر ہم باور نمے تواں کردہ شود - کہ ایں چنیں شگاف فعلِ انسانی باشد - کہ بحدے ست طویل - عریض و عمیق - کہ خروجِ آبے ست ازاں - بلکہ چناں مے نماید - کہ آں کوہ بہ خلائے قدرتی کہ مثلِ سرنگ اکثر بہ کوہستان مے باشد بہ تصادمِ عظیم زلزلہ کہ اکثر بہ ایں ملک وقوع مے آید فرو رفتہ - و . . . .

(ب) باید کہ انسان از حدِ اعتدال تجاوز نکند - بیداری و خواب - خورش و نوش - سیر و تفریح - شغل و کار - صحبت و نشست غرض ہر عمل بوقتِ خویش ہم موزوں مے نماید - غور باید کرد کہ رزق شئے الیست کہ بنیادِ قصرِ زیست براں است - مگر پیوستہ و ہموارہ معرضِ مصارف شدن اش اگر باعثِ بربادش نخواہد شد چہ خواہد شد - باید کہ حصول

و دخول را نیز مطمح نظر کنیم۔ کہ براش سعئے و کوششے لازم است محنت واجب است۔

اہلِ علم بعد از پریشانیئ معمولات برائے تفریح طبع شغلِ شعر و شاعری را اختیار کردند۔ ہم چناں عوام چوسر و گنجفہ وغیرہ لہو و بازی را ایجاد نمودند۔ مگر بعض حضرات را مے بنیم کہ از سحر تا نیم شب ایشاں را سوائے ہمیں بازی و ملاہیٔ لغو و نحش ہیچ بہ اندیشۂ کار نیاید۔ کسے آید یا رود۔ بمیرد یا بزیسد۔ برادرے ست گر بیمار یا زنے ست لاچار۔ بزرگاں آزردہ خاطر شوند یا خردگاں مُضطر۔ خورش و نوش مُیسّر آید یا خیر۔ غرض کارِ دنیوی سرانجام شود یا نہ۔ مگر شطرنج جاری شود۔ چوسر گستردہ شود۔ لُطفِ کعبتین و نرد ہا مُیسّر آید۔ گنجفہ جاری و منتشر بباید +

پرچۂ نہم

۱۔ (۱) ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ آٹھ حروف ہیں جو زبانِ عربی سے مختص تھے۔ اب فارسی میں مستعمل ہیں۔ اور پ۔ چ۔ ژ۔ گ چار حروف ہیں جو مخصوص فارسی ہیں۔ اور عربی میں نہیں ملتے۔

حروف کا کسی زبان سے اختصاص پانا کسی فتوائے شرعیہ و ملیّہ پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ ظاہر ہے کہ حروف مختلف آوازوں کے نام ہیں۔ اور یہ آوازیں زبان اور دہان کے مختلف حِصص کے الصاق و نفاق کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور زبان و دہان کی ڈیل و ڈول۔ وضع۔ قطع۔ قد و قامت۔ شکل و صورت۔ انواعِ نسل میں برابر متنوعہ و متفاوتہ ہیں اور انواعِ نسلِ آدم کا انحصار آب و ہوا

بود و باش - طرزِ معاش پر ہے - لطیف مزاج اور نازک طبع انسان جیسے کہ اکثر علاقوں کے ہیں - سخت اور کرخت - تیز اور درشت آوازوں کے ادا کرنے سے قاصر ہیں - بولیں گے تو بگاڑ کر - لہذا اُن کی زبان اس سرے سے اُس سرے تک مطالعہ کر جاؤ - ایں چنیں الفاظ نہ پاؤ گے - زبانوں کے اختلاط سے بھی اکثر جدید آوازیں مہیا ہو جاتی ہیں - جو مشترکہ کہلاتی ہیں -

(ب) امتیازِ معانی :-

(۱) آراستن - سنوارنا - سنورنا - زیور و تلبیسِ گوناگوں سے زیبائش کرنا - بالائی زینت - جسم کو مزین و ملبوس کرنا - مرصع کرنا -
پیراستن - سنوارنا - شُست و شو کرنا - صاف کرنا - اُجلا و سُتھرا ہونا - قطع و برید کرنا - اور جسم کو مُقطع - مُصفا - فقط تن و بدن تک محدود -

(۲) بُریدن - کاٹنا - کٹنا - زائل کرنا - سلب کرنا - ترک کرنا چھوڑ دینا طے کرنا -
گزیدن - کاٹنا - کاٹ کھانا - دانت سے کاٹنا - ڈنک لگانا -

(۳) تاختن - دوڑنا - دوڑانا - حملہ کرنا - ہلہ کرنا - دھاوا بولنا -
دویدن - دوڑنا - تیز جانا - بھاگنا - بھاگ نکلنا -

۲ - (ا) بلحاظِ قواعدِ زبانِ فارسی یہ الفاظ اسمائے صوت کہلاتے ہیں - چونکہ یہ مختلف آوازوں کے نام ہیں چنانچہ :-
عَوعَو آوازِ سگ - کُوکُو آوازِ فاختہ - مُومُو آوازِ گُربہ - قہ قہ آوازِ خندہ (بوقت کھل کھلا کر ہنسنے) چرچر آوازِ کباب (بوقت بریانیدن) قُل قُل آوازِ صراحی (بوقت بر آمدنِ آب) مُچ مُچ آوازِ بوس - صرصر آوازِ بادِ متحرک -

امثلہ۔ مصرعہ۔ فاختہ چوں نغمۂ گوگو کند ۔ دیگر
مصرعہ۔ چوں گُربہ کہ مُومُو کُند از منتئے بسیار ۔ دیگر
مصرعہ۔ سگے ناگہاں بر درش کرد عَوعَو۔ دیگر
مصرعہ۔ قُل قُل بانگِ صراحی۔ چِرچِر سیخِ کباب۔ دیگر
مصرعہ۔ مُچ مُچ بوس وکنار و صَرصَرِ بادِ مُراد۔ دیگر

(ب) امتیازِ تذکیر و تانیثِ فارسی بصورتِ ذیل ہے :۔

(۱) جُدا جُدا الفاظ مقرّر ہیں۔ جیسے ۔ پدر۔ پسر۔ خُسر کے مقابلہ میں۔ مادر۔ دُختر۔ خوشدامن الفاظِ مؤنث ہیں۔ علےٰ ہٰذا القیاس۔

(۲) بعض الفاظ اجناس نر و مادہ کے لئے مشترک ہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں الفاظِ نر یا مادہ کا اضافہ کرکے امتیاز کیا جاتا ہے۔ جیسے۔ شیرِ نر۔ گاوِ نر۔ شترِ نر کے متضاد شیر مادہ۔ گاوِ مادہ۔ شتر مادہ وغیرہ وغیرہ۔

(۳) عربی اسمائے مذکّر کے آخر میں ہائے مختفی بڑھانا باعثِ تانیث ہوتا ہے۔ جیسے :۔
مِلک۔ خادِم۔ والِد سے مِلکہ۔ خادمہ۔ والدہ۔ وغیرہ

۳۔ (ل) ولیک۔ حرفِ استدراک (مستعمل بوقتِ استثنا و تردیدِ امرے)
لبّیک۔ حرفِ ایجاب (مستعمل بوقتِ جوابِ سوال)
آسا۔ حرفِ تشبیہ (مستعمل بوقتِ اظہارِ مشابہتِ چیزے)
حاشا۔ حرفِ نفی (مستعمل بوقتِ انکارِ امرے)
لہٰذا۔ حرفِ علّت (مستعمل بعد از بیانِ علّت نتیجۃً)
حبّذا۔ حرفِ تحسیں (مستعمل بوقتِ آفریں نمودن کارِ خوب)
چونکہ۔ حرفِ علّت (مستعمل قبل از بیانِ علّت)
بلکہ۔ حرفِ اضراب (مستعمل بوقتِ اضافۂ امرے مشابہ امرے)

(ب) امتیاز معانئے لغویہ واصطلاحیہ :-

بیابان - بے آباں - بغیر آب - جائے بے آب - مراد علاقۂ صحرائے ویران

اُستخوان - اُست خوان - اُستا خوان - خوانندۂ کتاب ژند - است ہست

مُراد ہڈی - خوان - دستر خوان ظرفیہست - ہڈی والی سینی مستعمل ہڈی

مغرب - جائے غروب - جائے غرق شدن - جائے فرو رفتن بہ آب مراد سمتِ غائب شدنِ آفتاب - بہ ازمنہ سلف خیال کردند - کہ آفتاب غرقِ بحر شود - وصبح آئندہ نوازائیدہ گردد -

صاحب - اِسمِ فاعل از صحبت - مصاحب - صحبت دارندہ - کلمۂ عزت وحرمت مراد لیا جاتا ہے - یا بمعنٔ مالک و خدا مستعمل ہے - صاحبِ خرد - صاحبِ خانہ -

اخبار - جمع خبر - خبریں - مگر مستعمل بمعنی روزنامہ - روزنامچہ - خبرنامہ -

نہار - مُخففِ ناہار - ناخوردۂ طعام - مراد طعامِ روز یا نیمروز فقط روز -

اسباب - جمع سبب - عَلل - وجوہات - مراد سامان - حالات -

شراب - خوردن - نوشیدن - مراد شئے نوش - فقط مے -

۴ - (ا) افعالِ امر :- علاوہ بائے ماقبل -

پز - پیز - باز - بیز - کُش - کار - شگوف - شگاف -

(ب) اسمائے حاصل مصدر :-

اِنشا - رشوت - بخُل - وکالت - ریاضت - نبض - اسلام - نعمت -

۵ - (ا) شمارِ بالمقابل :-

میادیں - تاج - غلمان - کریم - صحاری - سفیر - ابخرہ - کبیر -

(ب) الفاظِ فارسیئے خالص :-
بائست - دربست - پیان - کرف - گوئے چغمینی - میانکش دانگک نماک -

۶- (ا) انکسار وانتشارِ جملہ مربوط ومخلوط :-
گلزارِ شباب باغے ست - ایں باغ تازہ است - ایں باغ شاداب است - گلزارِ شباب گلشنے ست - ایں گلشن پُر بہار است - ایں گلشن سیراب است - گلزارِ شباب چمنے ست - ایں چمن خرّم است ایں چمن خنداں است - گلزارِ شباب بوستانے ست - ایں بوستاں مفرحِ جان است - گلزارِ شباب تاکے از تاختِ بادِ خزاں ماموں باشد - گلزارِ شباب تاکے از تاراجِ بادِ خزاں مصؤن باشد - گلزارِ شباب تاکے از تباہئ سیلاب ماموں باشد - گلزارِ شباب تاکے از استیصالیئے سیلاب مصؤن باشد - عبارت از بادِ خزاں پیری است - مراد از سیلاب علالت و دلگیری است -

(ب) عبارت بطرزِ تضمینِ غائب :-
زینب بہ آقا عرض مے کند وبعدِ خطاب آقا مے گوید کہ او چہ طور حق ندارد - کہ او (زینب) سالہا زحمت کشیدہ بخانۂ حاجی نشستہ ومفالید ہمہ صنادیق بدستش (زینب) بودہ - ہرچہ او (زینب) مے خواست خرچ مے کرد - نیز مے گوید کہ در زندگئے حاجی خواہرش اختیارِ ہیچ قاز را نمے داشت - بازچہ شُدہ کہ بائست کہ او (زینب) کنار وا ایستد - وصدائے تاسّف کردہ خواہرِ حاجی را بہ جنگی خطاب کردہ اورا مے گوید کہ او (خواہر حاجی) بیاید - ہمہ پولہا را ببرد - بخورد - بپوشد وکیف کند -

۷- (ا)

ترکیب

لذّتِ دردِ محبّت را ز بیدرداں مپرس
قدرِ صحت را نداند ہر کہ او بیمار نیست

لفظ					
مپرس	فعل			جملہ فعلیہ	معلول
تو (محذوف)	فاعل				
لذّت	مضاف		مفعول		
درد	مضاف	مضاف الیہ			
محبت	مضاف الیہ				
را	علامتِ مفعول				
ز	حرف جار	مفعول ثانی			
بیدرداں	مجرور				
کہ (محذوف)	حرف علت				
نداند	فعل			جملہ فعلیہ	علّت
ہر	اسم موصول	موصول	فاعل		
کہ	حرفِ صلہ				
نیست	فعل ناقص	جملہ اسمیہ	صلہ		
او	مبتدا				
بیمار	خبر				
قدر	مضاف	مفعول			
صحت	مضاف الیہ				
را	علامتِ مفعول				

جملہ معلّلہ

(ب) تصریف :-

درد - اسم - نکرہ - ذات - واحد -

مپرس - فعل - متعدی - نہی - واحد - حاضر -

نداد - فعل - تام - متعدی - مضارع - منفی - واحد - غائب -

بیمار - اسم - نکرہ - صفت - مشبہ - ترکیب فاعلی - واحد -

۸ - ترجمہ :-

(۱) قبلہ! شوخئ من ملاحظہ فرمائید - کہ بہ یوسف آئینہ مے نمائم - بالمقابلِ آفتاب داستانِ روشنی مے خوانم - بگلزار گل مے برم - بہ ختنِ مُشک ہدیۂ مے فرستم - پیش معنئ روانی را بروے بیان مے کنم - بہ دربرِ ماہتاب نور افشانی مے کنم - بحضورِ لعل دُکانِ رنگ باز مے کنم - بمواجہۂ قند شیرینی مے سنجم - بہ مسیحا مے گویم کہ روائیتِ جان بخشی بشنوید - از موسیٰ آرزوئے دارم کہ ضیائے یدِ بیضا ببیند یعنی دیوانِ جناب را ترتیب دادہ بحضورِ شاں مے آورم - ارادہ کردنِ دیباچۂ ایں از بامِ چناں بود کہ گدائے اہتمامِ خزائنِ شاہی کند - شیشہ گر بہ آرزوئے الماسے بمیرد - نابینائے بخواہد کہ بہ نظائرِ قدرت محظوظ بشود - لالے بخواہد افصح البیانے بشود - اما چونکہ بہ غلبۂ شوق امتیازے نماند ایں را نیندیشم کہ کیُ امم و چیستم؟ دیباچہ را نوشتم - شامل کردم - لیکن برائے دیوانِ جناب دیباچہ چناں است کہ سنگ ریزۂ بہ سلکِ مروارید - حاشیۂ چیت بہ قبائے زربفت - گردِ تصویر مانی خطِ نو مشقے - یا بر کلامِ سحبان تفسیرِ ابجد خوان - لیکن بہ نظر یکہ ہر شئے از ضدِ خویش شناختہ مے شود - بالمقابلِ بدصورت حسنِ حسین دو بالا مے شود - روشنئ شمع بہ شبِ تار ضیائے مو نور مے دہد - لُطفِ شربت بعد از نوشیدنِ آب شور

دِگرگوں مے نماید۔ بعد از صحرا نوردی سیرِ باغ گفتہ نمے شود۔ بعد از دیدنِ ستارہ۔ ملاحظۂ ماہتاب خوبی و روشنی دوبالا مے نماید۔ خوش طالعیٔ من است۔ گر ایں قبول شود۔ و برائش شرف است اگر شرفِ قبولیت حصول۔

(ب) (۱) خادمے را بکارے۔ دوستے را بآزارے و زنے را بہ افلاسے امتحان مے شود۔

(۲) نسبت مرداں زناں را خوراک دو تا۔ حیا چار تا۔ ہمت شش تا و شہوت ہشت تا مے باشد۔

(۳) بتدبیرے ز مفلسی۔ بعبادت ز گناہے۔ بخاموشی ز عربدہ۔ و بہ بیداری ز دُزدے اندیشۂ نمے ماند۔

(۴) ریاضت ز یک۔ تعلیم ز دو۔ موسیقی ز سہ۔ سفر ز چار۔ کشاورزی ز پنج و جنگے ز بسیارے ہم خوب مے نماید۔

(۵) خانۂ بغیر پسر۔ بیروۂ بغیرِ رفیق و باطنۂ بغیر علم تاریک مے ماند۔

پرچۂ دہم

۱- (ا) امتیاز:-

(۱) ساکن یا زدہ سے مُراد وہ حرف ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو- اور حرفِ ماقبل بوساطتِ حرکت اُس سے پیوست ہو- جیسے گُل- غُل میں لام ..... لیکن موقوف سے مراد وہ حرف ہے جو ایک ساکن حرف کے بعد ساکن واقع ہو- یعنی غیر متحرک ہو- جیسے ذکر، فکر میں رائے- درد- زرد میں دال-

(۲) مُقدّر سے مراد وہ الفاظ ہیں جو عبارت میں موجود نہ ہوں- مگر مفہوم و مضمون میں شمور ہوں- جیسے ابتدامے کنم مُقدر ہے
"بنام آں کہ ہر نام است نامش
خوشا آں کس کہ با نام است کامش" (میں)

محذوف سے مراد وہ حرف یا لفظ ہے جو کسی لفظ یا فقرہ سے گرایا گیا ہو جیسے نُوز (ہنوز) میں ہائے محذوف ہے- اور گفت میں او محذوف ہے-

(۳) مضاف سے مُراد وہ اِسم یا قائم مقامِ اسم ہے- جسے کسی اور اسم یا قائم مقام اسم سے ایک ناتمام تعلق- لگاؤ- اسناد- یا اضافت ہو- جیسے اسپِ زید میں اسپ اور کتابِ من میں- کتاب مضاف ہے- اور

موصوف سے مراد وہ اسم یا قائمقام اسم ہے- جس کی ایک اسم صفت کے ذریعے خوبی یا زشتی بیان کی جا رہی ہو- یہ مرکبِ توصیفی کا جُزوِ اوّل ہوتا ہے- عموماً جیسے مردِ نیک

اسپ چابک۔

(ب) اکثر اسمائے جامد ہیں جو ظاہراً مفرد ہیں مگر باطناً مُرکّب۔ جیسے:۔
شمشیر۔ شمِ شیر۔ ناخنِ شیر۔ کیونکہ صورت بھی ویسی ہے۔ اور کاٹ
پھاڑ بھی کرتی ہے۔

کمند۔ خمند۔ خم وند۔ اس لئے کہ خم درخم ہوتی ہے۔

زمین۔ زم۔ ین۔ زم۔ خنکی۔ اِس لئے کہ بالطبع خُنک و سرد متصوّر
ہے۔

سراسیمہ۔ دراصل سر۔ آسیا۔ ماں۔ گردیدنِ سر مانندِ آسیا۔ پریشاں
سرگرداں۔

۲۔ (ا) اکثر مصدر ہیں۔ جو لازم اور مُتعدّی دونو صورت میں مستعمل
ہیں۔ مثلاً:۔

کشادن۔ کھلنا۔ کھولنا۔
ریختن۔ گرنا۔ گرانا۔
آموختن۔ سیکھنا۔ سکھانا۔
سوختن۔ جلنا۔ جلانا۔
افروختن۔ روشن ہونا۔ روشن کرنا۔

(ب) اگرچہ انگریزی قواعدِ زبان میں مصدر فعل کے ضمن میں مشمور ہے
کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وقوعِ فعل اس میں ظاہر ہے اور وہ فاعل
مفعول وغیرہ میں فعل کا سا عمل کرتا ہے۔ مگر قواعدِ زبانِ فارسی
میں اسے اِسم ہی مانا اور گردانا گیا ہے۔ اس لئے کہ فعل میں زمانے
کا لگاؤ رہتا ہے اور اس میں نہیں۔ علاوہ ازیں جملہ میں ہر ایک
مصدر مبتدا۔ خبر۔ فاعل۔ مفعول۔ مضاف۔ مضاف الیہ۔
صفت اور موصوف وغیرہ وغیرہ ہر ایک کا کام دیتا ہے۔ جو

کام اسم کا ہے۔ لہٰذا اسم تصور کئے جانے لگا۔ نیز یہ فعل کے لئے جائے صدور اور باعثِ اشتقاق ہے۔ خود فعل کیونکر ہو سکتا ہے؟

۳۔ (ا) مضارع کے لفظی معنی برِ غالۂ ہمشیرِ دیگر ہے۔ اور مانند، مشبّہ، شریک کے معنی بھی رکھتا ہے۔ اس لئے یہ اصطلاح اس فعل کے لئے موزوں ہے۔ جس کا وقوع حال اور استقبال دونوں میں پایا جاتا ہے۔ دونو کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:۔

حال۔ گویند۔ ملک ہمدراں روز فتح یافت (گلستان)

استقبال۔ گرم تا کے بماند ایں بازار۔ وغیرہ۔

مضارع۔ فعل امر کے آخر دال معہ فتحہ ماقبل بڑھانے سے حاصل ہوتا ہے۔ کُن سے کُنَد۔ گیر سے گیرد۔ خواں سے خواند۔ وغیرہ۔

اور فعل امر بنانے کے لئے:۔

(ا) علامتِ مصدر (تن یا دن) دُور کرو۔

(ب) بقیہ حصۂ مصدر کے آخر میں اگر:۔

(۱) الف۔ یائے معروف۔ سؔ اور مؔ ہو تو اسے گرادو مثلاً

بِنہ۔ اُفت۔ فرست۔ الیست الف کے گرانے سے۔

پوس۔ بُر۔ خر۔ ترس۔ چش۔ چر۔ پوش۔ یا کے گرانے سے۔

گِر۔ ہی۔ دان۔ تواں۔ زی س کے گرانے سے۔

آ۔ م کے گرانے سے۔

(۲) وؔ رہے تو اسے ائے سے بدلو۔ مثلاً آزمائے۔ فرمائے۔ آلائے۔

(۳) خؔ رہے تو اسے زؔ سے بدلو۔ مثلاً افروز۔ انداز۔ آمیز۔ آموز۔

(۴) شؔ رہے تو اسے رؔ سے بدلو۔ مثلاً انبار۔ بردار۔ انگار۔

پندار۔

(۵) فؔ رہے تو اسے بؔ سے بدلو۔ آشوب۔ تاب۔ یاب۔ کوب روب۔

(۶) تؔریانؔ رہے تو انہیں رہنے دو۔ خور۔ پرور۔ پژمر۔ آور یا افشاں۔ افگن۔ آگن۔ خوان۔ راں۔

البتہ بعض مصادر قواعد سے مستثنیٰ ہیں۔ اُن سے امر یاد رکھنے پڑتے ہیں۔ مثلاً:۔

آمادن۔ آمائے۔ زادن۔ زائے۔ کشادن۔ کشائے دادن۔ دہ کردن۔ کن۔ مُردن۔ میر۔ جستن۔ جہ۔ رستن۔ رہ۔ کاستن۔ کاہ۔ بستن۔ بند۔ شُدن۔ شوَ۔ کِشتن۔ کار۔ نوشتن۔ نویس۔ رفتن۔ رَو۔ گُفتن۔ گو۔ گرفتن۔ گیر۔ سُفتن۔ سُنب۔ خفتن۔ خسپ وغیرہ۔

(ب) صفاتِ تفضیلی فارسی میں عربی کی طرح مشتق نہیں ہیں۔ بلکہ باضافہء الفاظِ موزوں فائدۃ المرام ہوتے ہیں۔ مثلاً چندے از بسیارے ومشتے نمونہ از خروارے:۔

(۱) عموماً تر بڑھانے سے صفتِ تفضیل بعض اور تریں بڑھانے سے صفتِ تفضیلِ کل حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً بد۔ بدتر اور بدتریں۔ خوب۔ خوبتر۔ خوبتریں۔ دانا۔ داناتر۔ داناتریں سُست۔ سُست تر۔ سُست تریں۔

(۲) بسیار۔ جیسے او بسیار صاحب علم است۔

(۳) خیلے۔ مثلاً۔ ایشں خیلے چابک است۔

(۴) خوب۔ خوب مطالعہ کنید۔ باراں بارید و خوب بارید۔

(۵) بغایت۔ فلاں بغایت ذہین است۔

(۶) از حدّ - او از حد غبی است - در نہایت کند است -

(۷) عجب - طُرفہ - عجب احمقے ایست - طُرفہ الاُغبے ست -

عربی تفاضیل بھی مستعمل ہیں - مثلاً وجہٗ احسن ہمیں ست - مرضئے مولٰے از ہمہ اولٰے - الانتظارُ اَشدّ من الموتِ وغیرہ -

۴ - (ل) اقسامِ مُرکبات ناقص :-

(۱) مرکبِ اضافی :-

تملیکی	توضیحی	ظرفی	زمانی
اسپِ من	شہرِ لاہور	آبِ صراحی	گرمئے گرما

بیانی	تشبیہی	استعارہ	ابنی
انگشتریٔ طلا	لعلِ لب	پائے ہوش	عباسِ علی

معمولی
علاقۂ ما

(۲) مُرکبِ توصیفی :-

مُفرد	مُرکّب	مقلوب
رُوزِ روشن	دُخترِ فرخندہ اختر	نیک مرد

واحد صفت با جمع	صفت مونث
یارانِ وفادار	ملکۂ معظمہ

(۳) مُرکّبِ تعدادی - یازدہ (یک از دَہ) سی ودو -

(۴) مُرکّبِ امتزاجی - اکبرآباد - پنجاب -

(۵) بدل مُبدّل مِنہ - احمد برادرِ شُما -

(۶) عطف بیان - جلال الدینِ اکبر اعظم -

(۷) تاکیدِ مؤکدّ - مار است مار - او خود آمد -
(۸) تمیز مُمیز - دہ گز ماہوت - پنج دانہ انار - یک قدح شراب -
(۹) مُستثنےٰ امستثنےٰ مِنہ - بجز زید ہمہ آمدند -
(۱۰) اشارہ مشارٌ الیہ - ایں مرد -
(۱۱) جار مجرور - بالائے بام - اندرونِ خانہ
(۱۲) حال ذوالحال - فلاں خنداں خنداں رواں رواں -
(۱۳) ندا مُنادےٰ - یا رب - اے کریم -
(ب) طرزِ مُرکّبِ اضافی :-
کاسۂ بلوّر - اضافتِ بیانی - کاسۂ گدا - اضافتِ تملیکی -
مارِ زُلف - اضافتِ تشبیہی - مارِ آستین - اضافتِ استعارہ -
مُلکِ ہند - اضافتِ تخصیصی - ملکِ ما - اضافتِ معمولی وادنٰے
۵ - (ا) عربی جمع اسمائے :-
حُکمَا - نسائیم - اَطِبّا - عجائب - اُلوُف - اسلاف - افلاک - ملائک -
(ب) اسمائے صفت :-
عابد - مُتحیّر - مُبتلا - مرائی - جمیل - کامل - مجُیب - معاتب -
۶ - (ا) جملہ مربوط و مخلوط :-
مردُم جمع شُدہ تصفیۂ قضیّۂ دانشمندیکہ ہزار دینار بہ عطّارے سپُردہ بہ سفر رفتہ بود و بعدِ مدّتے باز گشتہ نقدش از و باز خواستہ انکارے شُنیدہ بُود نمودہ مالش بہ او باز دہانیدند -
(ب) اِشتمالِ الفاظ محذوفہ :-
سگِے پارۂ گوشت در دہن داشت - و برجوئے آبے مے گزشت - عکسِ خود و گوشت پارہ را در آب دید - دانست کہ سگے دیگرے ست کہ گوشت در دہن دارد - در آب جست و دہاں را باز کرد

تا از سگے کہ در آب است گوشت را بُر باید۔ دہن باز کردن ہماں
بود و افتادنِ گوشت در آب ہماں۔ بے چارہ جُز ندامت و
پشیمانی چیزے نیافت۔ طمع راسہ حرف است و ہر سہ
تہی ٭

ترکیب

۷ - (ا)

فتنہ انگیز مشو کاکُلِ مشکیں مکشا
تابِ زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ماء

لفظ	ترکیب				
مشو	فعلِ ناقص	جملہ اسمیہ	معطوف علیہ	معلول	جملہ معللہ
تو (محذوف)	مُبتدا				
فتنہ انگیز	خبر				
و (محذوف)	حرف عطف				
مکُشا	فعل	جملہ فعلیہ	معطوف		
تو (محذوف)	فاعل				
کاکُل	موصوف	مفعول			
مشکیں	صفت				
کہ (محذوف)	حرف عِلّت				
ندارد	فعل	جملہ فعلیہ	عِلّت		
دل	موصوف	مضاف	فاعل		
دیوانہ	صفت				
ما	مضاف الیہ				
تاب	مضاف	مفعول			
زنجیر	مضاف الیہ				

(ب) تصریف :-

فتنہ انگیز - اسم - نکرہ - صفت - مُشبہ - ترکیب فاعلی - واحد -
مکُشا - فعل - تام - مُتعدی - نہی - واحد - حاضر -

زنجیر - اسم - نکرہ - ذات - آلہ - واحد -
ما - اسم - معرفہ - ضمیر - مضاف الیہ - جمع متکلّم -

۸ - ترجمہ :-

(ا) خوشی و غم بہ زمانہ الیست باہم مثلِ دامن و قبا - و دستِ ماتم است بدستِ شادی مثلِ سایہ و آفتاب - دو گل بہ یک شاخ مے شگوفد - یکے بکارِ تاجِ گلِ عروس و نوشہ مے آید - دیگرے بر مزارِ میّت قیام مے نماید - دو گہر بہ یک صدف پیدا مے شود - یکے را بہ تاجِ شاہ مے آرایند - دیگرے را بہ لاوک سائیدہ بہ دوا مے آمیزند - دو شمع زکافورے مے سازند - یکے بہ محفلِ سرود بکار آید - دیگرے بر مزارِ مُردہ مے سوزد - غنچہ اگر بہ گلشنے شگفتہ خندہ مے نماید - شبنم بہ لاتش بے اختیار گریہ مے کند - بہ باغیکہ خزاں است بہار ہم است جائیکہ گل است خار ہم است - پوست و مغزِ بادام را ببینید کہ سختی و نرمی بہ یک جا نمودار است - برف را غور کُنید کہ گرمی و سردی باہم آشکار است - سُرخی و زردیِ گلِ رعنا را دلیل است - غرض خوشی و غم را بر ہر قدمے ظاہر اتمثیل است -

(ب) چہ بگویم نسبتِ رس و شیرینئ اثمار - اندکے بہ دہاں اندازید فی الفور بہ شربتے پُر مے نماید - ریشہ و دانہ نامے ندارد - فقط مغز لیست پُر خربُزہ را بتراشید شیرہ و شربت معاً جاری و ساری بشود - نزاکت و لطافت تا حدّیست کہ اگر نزدِ فالیزِ پختہ سوارے اسپ دوانیدہ مے گزرد - دہقانِ بے چارہ دست بستہ و دیدہ مے آید کہ شخہ اسپ را مدوانید - ز صدمۂ شرفکے خربزہ شگافیدہ خواہد شد - خوشہ ہائے انگور چوں ز شاخش جُدا کُنید - فوراً دانہا بر زمین مے گردد و مے دشیرہ رواں شدن مے آغاز د چقدر آنجا برابر شلہ انجا مے باشند

که دست فروشاں بیان کردہ ۔ جوش نمودہ ۔ بہ انگشت ہا تراشیدہ و بہ طشت ہا نہادہ جاے بجائے مے فروشند۔

(ج) طلا را خوشبو۔ نیشکر را ثمر۔ صندل را گُل۔ عالِم را دولت و بادشاہ را عمرِ بقا قدرت نہ دادہ است۔ ظاہر است کہ قدرت را پیشتر ے کسے مشورت نہ کردہ است۔

چراغ تاریکی مے خورد و دُود پیدا میکند۔ پس چناں کہ کسے را غذائے ست پیشش عملے ست و نتیجہ الیست۔ سیاہی خوردن و دُود خارج کردن ٭

تمت